شیخ محمود میاں صاحب فاروقی چشتی ساکن احمد آباد محلہ شاہ پور کے کفر کا فتوے علماے حیدرآباد وغیرہ نے دیا اوس کی یہ اشتہار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد خاکسار فضل کریم سنی حنفی ساکن شہر دہلی پھاٹک حبش خان
احباب اہل سنت کی خدمات عالیہ میں چند سطور لکھکر عرض کرتا ہے۔ اس سے فقط میری غرض پیارے
پیارے بھائیونکی خیرخواہی ہے۔ آپ حضرات اگر حق کو قبول فرما کر ہدایت کو قبول فرماوینگے
تو مجھے بھی ثواب ہوگا اسی حصول ثواب کے لیے یہ تقریر قلمبند کرتا ہوں۔ تمام اہل حق اس مسئلہ
کو اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی بعثت کے پہلے رب العزۃ
تبارک و تعالے کے بندوں کی ہدایت کا کام حضرات انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ اور اہل باطل سے
مناظرہ کرکے حضرات انبیاء علیہم السلام اونکو ساکت و مبہوت کردیتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ نمرود سے اور موسی علیہ السلام کا مناظرہ فرعون سے اور حضرات نوح و ہود
و صالح و شعیب و لوط علیہم السلام کا اپنی اپنی قوم سے مناظرہ کرنا متعدد آیتوں کلام مجید میں موجود ہے
اور اس سے تمام اہل حق اچھی طرح سے واقف ہیں اب یہی کام رب العالمین نے اپنے پیارے نبی
علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کے علماء اہلسنت کو سپرد کرکے اونکو درجہ وارث الانبیاء کا عطا فرمایا
صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم العلماء ورثۃ الانبیاء اور حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ

تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عالم سے مصافحہ کرے گویا اوسنے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور جو علما کے استقبال کو گیا پس وہ میرے استقبال کو گیا
اور جسنے علما کی زیارت کی اوسنے میری زیارت کی اور جو علما کے پاس بیٹھا وہ میرے پاس بیٹھا
اور جو میرے پاس بیٹھا گویا وہ میرے رب کے پاس بیٹھا۔ حدیث شریف منتخب کنز العمال جلد ۴ صفحہ
۵۳ میں ہے عن ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ من استقبل العلماء فقد استقبلنی ومن زار العلماء فقد
زارنی ومن جالس العلماء فقد جالسنی ومن جالسنی فکانما جالس ربی الرافعی عن عمر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

دوسری حدیث ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پانچ چیزوں کی طرف نظر کرنا عبادت ہے ایک
قرآن مجید کیطرف نظر کرنا۔ دوسرا بیت اللہ شریف کی جانب نظر کرنا۔ تیسرا ماں باپ کی طرف نظر کرنا
چوتہا زمزم کیطرف نظر کرنا۔ اور اوس سے گناہ جہڑ جاتے ہیں۔ پانچویں عالم کے منہ کیطرف نظر کرنا
یہ حدیث شریف درمنثور کی جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ میں ہے اخرج الدارقطنی عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
قال خمس من العبادۃ النظر الی المصحف والنظر الی الکعبۃ والنظر الی الوالدین والنظر فی زمزم
وھی تحط الخطایا والنظر فی وجہ العالم اور عالم سے محبت رب العالمین کی زمین میں ہے جو اون کی
عیب کی ٹٹول میں پڑیگا پس تحقیق وہ ہلاک ہوگا منتخب کنز العمال کی جلد ۴ صفحہ ۲ میں ہے العالم
سلطان اللہ فی الارض فمن وقع فیہ فقد ہلک فر (الدیلمی فی الفردوس) عن ابی ذر اور رب
العالمین نے اہل علم کی شان یہی ہے کہ اون کو بادشاہ بنا دیتے ہیں اب جو لوگ دیکھے سواہن اونکے علما کے
قدموں اور حکموں تلے نیچے کر دیا ہے اپنی عقلوں اور حکموں کو علما کی عقلوں اور حکموں کے نیچے رکھیں اور علما کی
تابعداری کریں یہ مضمون مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد اول صفحہ ۲۵۴ میں ہے شان اھل العلم ان یکون الملوک فمن
دونھم تحت اقدامھم واقلامھم وطوع آرائھم واحکامھم قال اللہ تعالیٰ یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجت اور علما اہل سنت جس سیاہی سے اللہ جل جلالہ کے بندوں کی ہدایت کرنیکو فتوے لکھتے ہیں
اوس سیاہی و شہیدوں کی خون کو ساتھ میدان حشر میں وزن کیا جاویگا تو یہ سیاہی اوس خون سے درجے میں بڑھ
جاویگی منتخب کنز العمال ج ۴ صفحہ ۳ میں ہے عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ وزن حبر العلماء بدم الشھداء
فرجح علیھم رفعہ (تاریخ خطیب) اس قسم کے علما کے حق کو نہ پہچانے وہ شخص سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

کی امت سے خارج ہے یعنی لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا اس حدیث شریف کو امام احمد رحمۃ اللہ
تعالیٰ اپنی مسند کی جلد ۵ صفحہ ۳۲۳ میں عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمانوں کے کام کا والی ہو انپر وہ مسلمانوں کا غلام ہے اب ویسہی
مسلمانونکی خیرخواہی واجب ہوگی جیسے غلام پر اپنے میان کی خیرخواہی واجب ہے اب اداکرنے امانت کا اور نرمی
کا موقع آگیا اب چاہئے خدا تعالیٰ کی امانت کو ادا کرے اور اوسکے بندون کیساتھ نرمی کرے اور اونکو ہدایت پر لاوے منتخب
کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۴۲ میں ہے انہ من ولی من امر المسلمین فھو عبد المسلمین یجب علیہ ما یجب علی العبد لسیدہ من
النصیحۃ واداء الامانۃ فی المداراۃ اہ اب اہل سنت اسبات کو اول سمجہ لیں کہ علماء اہل سنت جنکو سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے وارث ہونیکا تمغا ملا اور اونکو رب العالمین نے اپنی زمین میں بادشاہ کئے تو انسے وعدہ لیا کہ اول وہ حق کو
اپنے علم سے پہچان لیں اور حق بات زبان سے نکالیں اور حق کو باطل کیساتھ ملاویں جیساکہ علماء یہود کرتے تھے ۔
اونکو رب العالمین نے اس آیت کریمہ میں تنبیہ کی ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون اور علماء یہود
رشوت کہا کر تحریف کرکے حق کو ظاہر نکرتے تھے اور کہتے تھے کہ رب العالمین ہمکو بخشدیگا رب العالمین نے اونکو ڈانٹ کر
کہا کہ کیا تمسے کتاب توریت میں وعدہ نہیں لیا گیا کہ تم سوا حق کے دوسری بات اپنی طرف سے جہوٹ بنا کر خدا تعالیٰ
پر مت کہو یہ اونہوں نے توریت میں پڑہا ہوا تہا اور پہر بھی وہ لوگونکو گمراہ کرتے تھے اور اپنی بری عادت نہیں چہوڑتے تھے
اونکو رب العالمین اس آیۂ کریمہ میں تنبیہ کرتا ہے الم یؤخذ علیہم میثاق الکتاب ان لا یقولوا علی اللہ الا الحق اور
رب العالمین نے اہل کتاب سے توریت میں وعدہ لیا تہا کہ تم احکام توریت اللہ تعالیٰ کے بندونکے سامنے بیان کرنا
اونکو پوشیدہ ہرگز نہ کرنا مگر انہوں نے اوس وعدہ کو اپنے پس پشت ڈالدیا اور اوسکے بدلے میں اپنے جہال معتقدوں
سے تہوڑی قیمت لے لی رب العالمین اونکی قباحت وشناعت اپنے کلام مجید میں بیان فرماتا ہے واذ اخذ اللہ میثاق الذین
اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ فنبذوہ وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون اور
رب العالمین نے دلائل حقہ اور ہدایت کی باتونکو اپنی کتاب مقدس قرآن مجید میں ظاہر کیا ہے اونکو چہپا دیگا اوسپر اللہ تعالیٰ
اور اوسکے فرشتوں اور جنوں اور انسانونکی لعنت ہوگی اور جو لوگ رشوت کہا کر حق کو چہپاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بہرتے
ہیں رب العالمین کا اونپر غضب ہوگا اور اونسے قیامت میں کلام نکریگا اور اونکو گناہ سے پاک نکریگا اونکے واسطے

عذاب عظیم ہے اونہوں نے ہدایت کیبدلے گمراہی خریدی ہے اور مغفرت کے بدلے عذاب کو خرید کیا ہے پھر
کس چیز نے اونہیں عذاب پر صابر بنایا ہی رب العالمین مومنین کو اونکے حال پر تعجب دلاتا ہے کہ ذرا ان
کو دیکھو کہ کیسے جہنم کے عذاب سہنے عرف ہو گئے ہیں اور اونکو کچھ بھی اوسکی پرواہ نہیں یہ مضمون قرآن مجید کی ان
آیتوں میں ہے إن الذين يكتمون ما انزلنا من البينت والهدى من بعد ما بيناه للناس
في الكتاب اولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون اور رب العالمین فرماتا ہے ان الذين يكتمون
ما انزل الله من الكتب ويشترون به ثمنا قليلا اولئك ما ياكلون في بطونهم الا النار
ولا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم اولئك الذين اشتروا الضلالة
بالهدى والعذاب بالمغفرة فما اصبرهم على النار الایۃ حدیث میں ہے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب فتنے اور فساد ظاہر ہوں اور میرے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کو گالیاں دیجاویں اوسوقت علماء اہلسنت پر اپنے علوم کو ظاہر کرنا فرض ہے اور جو ایسا نکریگا اور
ایسے موقع پر اپنے علم کو چھپاویگا اوسپر اللہ تعالیٰ اور اوسکے فرشتوں کی اور کل لوگوں کی لعنت ہے نہ رب العالمین
اوسکے فرایض و نوافل کو قبول نکریگا۔ دوسری حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ اوس ذات واجب
جل جلالہ کی جسکے قبضہ قدرت میں آپکی جان مبارک ہے قسم کھا کر فرماتے ہیں میری امت کے بعض لوگ
اپنی قبروں سے اوٹھینگے اوسوقت اونکی صورتیں بندر اور خنزیروں کی ہونگی یہ عذاب اونکو اس واسطے دیاجاویگا
کہ گناہ کے کام لوگ اونکے سامنے کرتے تھے اور اونکو منع کرنیکی انکو قدرت تھی اور باوجود قدرت کے منع نہیں
کرتے تھے اور منع کرنے سے رک جاتے تھے۔ حدیث اول امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی
رسالہ مبارکہ رد روافض میں تحریر فرماتے ہیں اذا ظهرت الفتن والبدع وسبت اصحابي فليظهر العالم
علمه ومن لم يفعل ذالك فعليه لعنة الله والناس اجمعين لا يقبل الله له صرفا
و عدلا اور دوسری حدیث منتخب الکمال جلد اول صفحہ ۴۹ میں ہے والذي نفسي بيده ليخرجن من امتي
من قبورهم في صورة القردة والخنازير بما هنوا في المعاصي وكفهم النهي عنه کے چھپانے میں قرآن
مجید و حدیث شریف میں یہ وعید شدید وارد ہوئی اور اچھی بات کے حکم کرنے سے ایک آدمی بھی ہدایت پر آجاوے

اوس مین اتنا ثواب ہوتا ہے کہ اگر کوئی آدمی دنیا اور اوسکی تمام چیزونکا مالک ہو اور اون کل چیزون کو اللہ تعالی
کیواسطے خیرات کردیوے اور اوسکو جتنا ثواب ہوگا وہ کل ثواب ایک آدمی کے ہدایت پر آنے سے ہوتا ہے منتخب
کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۳ مین ہی عن ابن عباس لان یہدی اللہ تعالی علی یدیک رجلا خیر لک مما طلعت علیہ
الشمس وغربت طب (الطبرانی فی الکبیر) راقم الحروف بہ خدمت احباب اہل سنت کی عرض پرداز ہے کہ اونکو آ
گاہ کرتا ہون دیکھے کانون سے اوسکو سنا ہون کہ شیخ محمود میان فاروقی چشتی احمد آبادی ساکن محلہ شاہ پور کو عرصہ چند سال کا
ہوا اونکے سر پر دین خدا تعالی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے زیادہ بڑہایا اور اللہ جل جلالہ اور
اوسکے پیارے نبی کریم کی حقارت اشعار مین اپنے مریدون کو اکثر طبع کرا کے شائع کی اور اہل حق کے
دلونکو جلا کر مشتعل کیا ہے کرتے ہے اور مسجد کی حقارت کمال درجہ کی ان سے احمد آباد کے اہل حق اچھی طرح سے واقف
ہین اور گلدستہ محمودی کے مطالعہ سے اور زیادہ واقف ہو جاینگے اوسپر اوس زمانہ مین علماء حیدرآباد نے حکم کفر لگایا
وہ بھی احباب کی خدمات مین بندہ طبع کرا کے حاضر کرتا ہے اوسکا مطالعہ فرماوینگے تو احباب خود ہی پوری کیفیت سے
واقف ہو جاینگے اور سنہ ۱۳۱۰ھ جسکو عرصہ اٹھارہ سال کا ہوا مولوی احمد حسن صاحب نے ایک اشتہار گنگرا ساڑھی کے
عدم جواز ثابت کرنیکے لئے طبع کرایا اوسمین آنہون نے لکہا ہے "ایسے ہی محمود میان شرف الدین کے عوض مین
مسجد انگریز کو تیس چالیس روپیہ کرایہ پر اونہون نے دی ہے" تمام دنیا کے اہل حق اسی مسئلہ کو جانتے ہین کہ مسجد کا
کرایہ کہانا حرام ہے وجیز کردری اور درمختار وغیرہما عامہ فقہا مین ہے "لا یجوز ان یتخذ الحجرۃ مسنۃ ولا ان
یجعل شئ منہ مستغلا ولا مسکنا" اور یہ مسئلہ بھی تمام دنیا مین مشہور ہے کہ مسجدون کو مکان بنا کر اوسمین
رہنا یا کسی مسلمان کو اوسمین رکھنا حرام ہے جب مسلمان کو رکھنا حرام ہے نصاری کو رکھنا مسجدون مین کسطرح
جائز ہو سکتا ہے یا شدید حرام ہے اب احباب اس مسئلہ کو سمجھ لین کہ ہمارے فقہاء سلطان وقت کو بھی اسکی
صحت پر عمل کرنے مین بنایہ شرح ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۔ مین علامہ عینی فرماتے ہین امور المسلمین بعد ولہ تعالی عنہ
ما امکن محمود میان صاحب اور اونکے پوتے فرید میان صاحب نے مسجد کا کرایہ اپنے صرف مین بالکل لیا ہوگا اسکا
کہ محمود میان علم دین سے عوام الناس کے نزدیک واقف سمجھے وہ حرام مال نہین کہا سکتے وہ اسکے تم مرید عالم
وحلال وحق وباطل کو پہچاننے والے تھے اس صورت مین اب فرید میان صاحب پر فرض ہے کہ جب سے

تمام حلول و اتحاد کے قائل ہونے اور غیر خدا کے ساتھ خدا کا متحد ہونا یا خدا تعالیٰ کا غیر خدا تعالیٰ
میں حلول و نزول کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف نسبت پیدا ہونے کی کرنا بلاشک و شبہ کفر ہے یہ مسائل عقائد کے
واضح و واقع ہیں ادنیٰ و اعلیٰ ہر ایک جانتا ہے۔ یہ اظہر من الشمس ہے کہ جب غیر کی ذات کہ وہ بہ ذات معبود ہی اللہ ہو گئی
تو اتحاد ہوا اور شرک فی الالوہیت ثابت ہوا ایسی ہی تحقیق ہے فی شرح العقائد الاشراک ہو اثبات الشریک
فی الالوہیة بمعنے وجوب الوجود انتہی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اعتقاد الوہیت
رکھنے والے کو بلاشک علماء نے کفر قرار دیا ہے قال فی رد المحتار فی باب المرتد نحو لا شک فی تکفیر من
قذف السیدة عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها او انکر صحبة الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه او اعتقد
الالوهیة فی علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن ولکن
لو تاب تقبل توبته انتہی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے لوگوں کو آگ میں جلا دیا تھا جب مجبور
تو ہر اس کفر سے تکفیر کو اور جیسے امر میں بھی کفر ثابت ہو جاوے تو نصاریٰ سے قائلین الوہیت عیسیٰ علیہ السلام
و مشرکین قائلین الوہیت اوثان بھی کافر ہونا چاہئے اور حالانکہ ان کے کفر میں شک کرنیوالا بھی کافر ہے
اور تکذیب ہے قرآن شریف کا اور صفت خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلافت جمیع انبیاء
واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتی وہ دوسرے کے واسطے بتانا اس سے کم نہیں ہے کہ بعض
روافض نزول وحی کا واسطے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بتلاتے ہیں پس اس سے بھی کفر ثابت
ہوتا ہے اور بعض لوگ اس زمانہ کے عوام کالانعام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ طریقت و حقیقت میں ایسے کلمات
کہنا درست ہیں اگرچہ شریعت میں درست نہیں ہیں جواب ان بعض کا یہ ہے کہ طریقت و حقیقت میں
کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ مخالف شریعت ہووے۔ چنانچہ حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
غنیة الطالبین میں فرماتے ہیں فی الجملة لا یکون فی الطریقة ولا فی علم الحقیقة شیء یخالف
آداب الشریعة مترجم فارسی مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی ترجمہ فارسی میں فرماتے ہیں محصل کلام اینست کہ
نیست در طریقت کہ عبارت از سلوک است و نہ در علم حقیقت کہ عبارت از مکاشفہ است چیزے مخالف
آداب شریعت۔ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ جس حقیقت کی گواہی شریعت نہ دیوے تو وہ حقیقت

زندقہ ہے۔ عبارت فتوح الغیب کی یہ ہے کل حقیقة لا تشهد لها الشرع فهي زندقة انتہی اس عبارت
شریف سے واضح ہوتا ہے کہ مکاشفہ میں کوئی چیز مخالف معتقدات حقہ شرعیہ کے معلوم ہووے تو وہ زندقہ
ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو زندقہ کی حقیقت کا معتقد ہووے تو وہ زندیق ہے اور زندیق اصطلاح شرع میں
شخص ہے خصوصاً زندیق اسلامی جو کفر پوشیدہ اپنے باطن میں رکھے اور اعتراف ساتھ نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کرے قال فی رد المحتار والفرق بینه وبین المرتد العموم الوجهي لانه قد
لا يكون مرتدا كما لو كان زنديقا اصليا غير منتقل عن دين الاسلام والمرتد قد لا يكون
زنديقا كما لو تنصر او تهود وقد يكون مسلما فتزندق واما في اصطلاح الشرع فالفرق
اظهر لاعتبارهم فيه ابطان الكفر والاعتراف بنبوة نبينا صلى الله عليه وسلم
على ما في شرح المقاصد كذا في القسم الثاني تحت الزنديق الاسلامي اور حکم اوس زندیق کا جو اول
مسلمان بنا پھر زندیق ہو گیا بعد اطلاع کے اوسکے زندقہ پر کسی حیلہ سے یہ ہے کہ قتل کیا جاوے

کیونکہ وہ مرتد ہے وجان لیجئے کہ دنیا میں قتل کی سزا حکام اسلام ہی کے سپرد ہے نہ عام رعایا کے
جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ میں ہے اور جو سلاطین اسلام
کے سوا علما و تابعین علما ہیں اونکا منصب فقط زبان سے رد کرنا اور ایسے عقیدہ رکھنے والے
شیطان کے میل جول سے بچانا اور حکام تک پہنچانا تاکہ اونکا اثر باطل عام نہوجاوے اور جو
غالباً ہے تکلیف ما لا یطاق شرعاً محال ہے اور کتب فقہ میں مصرح ہے کہ جو کسی مرتد کو بے حکم
حاکم قتل کردے اوسے بادشاہ اسلام سزا دے ۱۲ حاشیہ از فوتسہ علماء بریلی عمہم

قول فی رد المحتار بعد تلك العبارة المذكورة - اعلم انه لا يخلو اما ان يكون معروفا داعيا الى الضلال
اولا الثاني ما ذكره صاحب الهداية في التجنيس انه على ثلثة اوجه اما ان يكون
زنديقا من الاصل على الشرك او يكون مسلما فيتزندق او يكون ذميا فيتزندق
فالاول يترك على شركه ان كان من العجم اي بخلاف مشرك العرب فانه لا يترك والثاني
يقتل ان لم يسلم لانه مرتد والثالث يترك على حاله لان الكفر ملة واحدة اه

والاوّل ای المعروف الذی لا یخلو من ان یتوب بالاجتناب ویرجع عما فیہ فیلی ان یوخذ اولاً الثانی بقتل دون الاول انتہی اس تقریر سے خوب واضح ہو گیا کہ حقیقت وطریقت والا قعی کوئی چیز مخالف شریعت نہین ہے اور اہل طریقت وحقیقت کے نزدیک جو حقیقت مخالف شریعت کے ہے وہ زندقہ ہے اور ایسی حقیقت کا معتقد زندیق ہے اور زندیق کافر ہے اور مسلمان ہونیکے بعد زندیق ہو جاوے وہ شرع کی رو سے قتل کیا جاوے اسلئے کہ وہ مرتد ہے پس جو بعضے لوگ اتحاد وحلول وغیرہ کو طریقت وحقیقت مین کہدینا جائز بتاتے ہے تو اونکے کفر مین مخالف اہل شریعت واہل طریقت وحقیقت کے ہونے مین کچھ شک نہین ہے۔ بعض جہال جو شغل وذکر واسم کا لیتے ہین کچھ صفائی قلبی انکو ہو جاتی ہے اونکو ایسی آفات حلول واتحاد سے خبر نہین ہوتی ہے اوس صفائی پر نازان ومغرور ہوتے ہین علماء وعلم کو مبغوض جانتے ہین العلم حجاب اللہ الاکبر کو دلیل گمراہی علماء قرار دیتے ہین اور اس قول کے معانی نہین جانتے ہین۔ چنانچہ صوفی کامل مکمل قطب الزمان علی متقی اپنے رسالہ غایۃ الکمال مین ایسے جہال کا رد فرماتے ہین اور متصوفہ خام کی گمراہی کا اظہار فرماتے ہین۔ محمد طاہر صاحب مجمع البحار مین تحت لفظ علم کے اونکا مقولہ اونکے رسالہ مذکور سے نقل کرتے ہین انی رایت کثیرا من الجہلۃ المتصوفۃ یدعون سلوک الطریق الی اللہ وہم لیسوا علیہا وینکرون التعلم والتعلیم ویمنعون اصحابہم عنہما کانہم اعداء العلم والعلماء ولا یعلمون انہ یضرہا بمانہم ویحتجون بکون النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امیا ولم یعلمون انہ صاحب وحی معدن علم وربما یحصل للجاہل بشغل ذکر او اسم بعض صفاء فیغتر ولا یدری ان لہ آفات بغیر علم کالحلول والاتحاد وربما یحتج بعض الجہال بقول المشائخ العلم حجاب اللہ الاکبر ولا یدری انہ حجۃ علیہ فان مثلہ فی ترک العلم مثل من عشق شخصا فاخبر بانہ وراء جدار فیقول الجدار حجاب فیترکہ فانظر ہل احمق منہ وکان یجب علیہ ان یقطع الجدار او یصل الی المحبوب لا ان یرجع ویترکہ واما معنی الحجاب بالاکبر انہ یحتاج فی قطعہ الی مشقۃ شدیدۃ

کما قال ابویزید علمت فی المجاهدة ثلثین سنة فما وجدت اشد من العلم و متابعته
ولولا اختلاف العلماء لتعبت وایضا انما یکون حجابا لمن طلبه للتفاخر و حطام الدنیا انتهی
مختصراً اسطرح بہت سے اولیاء اللہ کاملین رحمہم اللہ تعالی نے ایسے حلولیون اور اتحادیون و
متصوفہ منکرین شریعت و قائلین مباینت کو درمیان شریعت اور حقیقت کے رد کردیا ہے اور برا کہا ہے
پس ایسے اقوال کے قائلین کو رد کرنا اور شناعت اور قباحت اونکی ظاہر کرنا علماء اور اولیاء اللہ
کی اتباع کرنا ہے منکر اوس کا مکابر یا جاہل ہوگا اور جو صوفیہ کرام قدس اسرارہم وحدت وجود کے
قائل ہین اونکی مراد یہ ہرگز نہین کہ اشیاء ممکنہ ساتھ جناب باریتعالے متحد ہین اور واجب الوجود ممکن الوجود
بنگیا ہے اور لیس کمثلہ شیٔ کا مصداق نہین ہے بلکہ مصداق لا انا الہ کا ہوگیا ہے ایسا اعتقاد تو کسی
جاہل و زندیق و ملحد کا ہوگا چہ جائے کہ صوفیہ و اولیاء کرام قدس اسرارہم اور منصور رحمہ اللہ تعالے
کی مراد بھی انا الحق سے یہ عینیت و اتحاد جو موجب کفر ہے نہین تھی بلکہ یہ مراد تھی کہ مین نہین ہون
حق موجود ہے غایت سکر سے انا الحق زبان سے نکلتا تھا یا حقیقۃً وہ کلام الہی تھا کہ انکی زبان پر
متجلی تھا جسطرح کہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درخت سے سنا یموسیٰ انی انا اللہ رب العالمین
اے موسےٰ مین اللہ ہون رب سارے جہان کا کیا یہ درخت سے کہا تہا جاشا بلکہ اللہ عزو
جل کا کلام تہا کہ درخت سے مسموع ہوا ہے کیونکر ہو سکے کہ ثمرہ حقیقت کا جو عبارت مکاشفہ سے
ہے یعنی مشاہدہ الوہیت کا ساتھ قلب کے یہ ہووے کہ خود کو خدا کہوین اور ماسوا اللہ کا خدا ہونا
ثابت کرین اور خلاف مطلوب طریقت نعوذ باللہ من ذلک نصیب ہووے اگر ایسا ہی ہوتا یعنی
خدا تعالی اور ماسوی اللہ تعالی مین اتحاد ہوتا تو قطع نظر اور استحالات عقلیہ و شرعیہ کے ثواب
اور عذاب کسکے واسطے ہے اور فرعون کا انا ربکم الاعلی کہنا اور مشرکین کا بت کو سجدہ کرنا کیون
موجب کفر ہوتا اور انبیاء علیہم السلام کیون ان امور کے دور کرنے کے واسطے مبعوث ہوتے
اور اگر فی الواقع اتحاد خدا و اشیاء مین ہوتا تو کتب سماویہ اور اقوال تمام انبیاء علیہم السلام اوس کے
خلاف ہین تو کیا نعوذ باللہ من ذلک مخالف واقع کے ہوکر تمام اقوال خدا تعالے اور انبیاء علیہم

السلام جس سے ہوتے جاتے ہیں اور استوا اسکا اگر کوئی پوچھے
کہ جو امور کہ فہم میں نہیں آتا ہے ہو سکتے ہیں تب علیہم السلام کو خدا تعالیٰ نے اسکا حکم کیون کیا تو یہ
کہنا سراسر غلط ہے کیونکہ اگر بالفرض فہم میں نہ آنے کے سبب کیا نعوذ باللہ من ذلک خدا تعالیٰ نے وانبیاء
علیہم السلام مجبور ہوئے اتحاد کو غیر اتحاد قرار دیا اور دوئی کو ایمان ٹھیرایا اور جو فہم میں نہ آنا موجب
عدم اظہار ہے تو لازم آتا ہے کہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ متشابہ کو پوشیدہ رکھا ہوتا کیونکہ متشابہات
کے حق میں فرمادیا وما یعلم تاویلہ الا اللہ اس سے واضح ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے
اور کی فہم میں معانی متشابہات کے نہیں آتے ہیں حالانکہ متشابہات آیات واحادیث کو خدا تعالیٰ نے
ورسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوشیدہ نہیں کیا بس واضح ہو کہ عدم انفہام موجب اخفا و
عدم اظہار اسکا نہیں ہے اور آیات وما رمیت اذ رمیت اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ وغیرہا
جنکے معانی ظاہری مراد نہیں ہیں اسلئے اس مطلب پر دلیل پکڑنا اور غیر مراد پر حمل کرنا اسرار سے ناواقفی
ہے بلکہ صحیح دلالت یہ ہے کہ صوفیہ کرام کے نزدیک اتحاد ہرگز مراد نہیں ہے بلکہ اونکی یہی مراد ہے کہ اشیاء مثبت
ہیں اور حق موجود حقیقی غایت یہ ہے کہ وہ جملہ اشیاء کو ظلال حق کے بتلاتے ہیں بے ملاحظہ تغیر وتبدل حق سبحانہ
تعالیٰ کے مانند سایہ کسی شخص کے دہوپ میں اور عکس کے آئینہ میں کہ یہ سایہ ظل وعکس ظہور اوس شخص کا
ہے اور اس ظل وعکس کو حق ساتھ اوس شخص کے اور عین اوس شخص کا کوئی نہیں جانتا ہے اور یہ کوئی نہیں
سمجھتا ہے کہ وہ شخص آئینہ ظل میں آیا ہے اور اپنی اصالت سے اوس نے تبدل کیا ہے بلکہ وہ شخص اپنی
اصالت پر ہے اور کوئی تغیر اوس میں نہیں ہوا ہے بدون تغیر وتبدل کے اوس سے ظل وعکس ظاہر ہوا ہے
بعض اوقات اون لوگوں کی نظروں میں جنکو اوس شخص کے وجود سے کمال محبت ہوتی ہے بواسطہ
غلبہ محبت کے وجود سایہ وعکس کا پوشیدہ ہوجاوے اور سوا اوس شخص کے کچھ اونکو دکھائی نہ دیوے
و کہوین کہ ظل عین شخص کا ہے یعنی ظل وعکس معدوم ہے موجود وہی شخص ہے پس اس تحقیق سے
ظاہر آیا کہ اشیاء نزدیک صوفیہ کرام کے ظلال حق تعالیٰ کے ہیں نہ عین حق تعالیٰ پس ثابت ہوا کہ صوفیہ
قائلین وحدۃ الوجود کے نزدیک بھی اتحاد وحلول ہرگز نہیں ہے۔ اور جو ایسا گمان صوفیہ کرام

سکے حق مین کہ سے خرابی اوسکی فہم کی ہے صوفیہ کرام بری ہین ہیں ان اشعار کے قائلین اور اونپر
راضی ہین سکے انکے ہین کوئی دلیل عقلی و نقلی نہین ہے جو مانع عدم جواز ہو کر جواز ثابت ان اشعار کا
کرے واللہ اعلم و علمہ احکم فی ہذہ الاشعار لشرک عظیم قائلہا و مرتکبہا و محبیہا
الکفار انہم ہل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم یلقون
السمع و اکثرہم کاذبون والشعراء یتبعہم الغاوون ومن یبتغ غیر الاسلام دینا
فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد
ایمانہم وشہدوا ان الرسول حق یا ایہا المحمود عملک مردود تب الی اللہ
ولا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ولا تشتر لہو الحدیث لتضل عن سبیل اللہ
ولا تجادل فی اللہ بغیر علم واتبع ما انزل اللہ ولا تبتدع ولا تتبع اباءک فان الشیطان
یدعوک الی عذاب السعیر واللہ لحسرۃ علی من طغی وآثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماوی
ربنا لا تزغ قلوبنا وارحمنا انت مولانا فاحکم بیننا انک خیر الحاکمین (ترجمہ) ان اشعار
تین شرک بڑا بھرا ہوا ہے اور ان اشعار کے بنانے والے اور انپر عقیدہ رکھنے والے اور کل مددگار سب کے
سب کفار گنہگار ہین کیا مین تمکو نہ بتا دون کہ شیاطین کسپر نازل ہوتے ہین ۔ نازل ہوتے ہین
اوپر ہر کذاب فاجر کے جن کو کاہن کہتے ہین اونکے کانوں مین فرشتون کی سنی ہوئی باتین ڈالتے ہین ۔
پس وہ اپنی طرف سے جھوٹی باتین بہت ساری ملا کر اپنے معتقدون کے سامنے کہتے ہین اور اکثر
اونکے جھوٹے ہوتے ہین اور شاعر کفار تابعداری کرتے ہین اونکی بہکے ہوئے اور جو سوا اسلام
کے دین کو تلاش کریگا پس ہرگز اوس سے قبول نہ کیا جاویگا اور آخرت مین نقصان پانے والون سے
ہو جاویگا کیسے ہدایت کرے اللہ تعالی قوم کو کہ کفر کیا اونہون نے بعد ایمان اپنے کے اور اس بات کی
گواہی دیتے کہ بتحقیق رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حق ہین اے محمود عمل تیرا مردود ہے اللہ تعالی
کیطرف توبہ کر اور اوس کے ساتھ دوسرے خدا کو مت شریک کر بتحقیق شرک البتہ بڑا
ظلم ہے اور کھیل کی بات کو مت خرید کر تا کہ اللہ تعالی کے راستے سے گمراہ کرے اور مت

المتقدمون والمتاخرون ينكرون مثل هذا ممن وقع منه انتهى اور محبوب کے جسم میں جا بجا ان
بو خدا تعالے سے پیدا ہوا کہتا ہے تو حلول و اتحاد کے قائل ہونا ہے وہ موجب کفر و ضلال کا ہے اور ذات
محبوب سے سارا جہان پیدا ہوا کہنا یہ صریح کفر ہے اور شرک فی الخالقیت ہے الا له الخلق لا اله الا هو خالق كل شئ
اس سے حصر خالقیت کا ذات وحدہ لا شریک لہ میں ثابت ہے سوا اسکے خلاف میں کسی بندہ پر خالق کا اطلاق
کرنا ارتداد اور کفر ہے اور مصداق حدیث قدسی لولاک لما خلقت الدنیا جو صفت خاصہ ذات عالم صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم سے ہے میاں محمود کو ٹھیرانا یہ بھی کفر ہے ؎ بحکم شرع و حقیقت چنین بود مشہور ۔ کجا محمد سرور
کجا میاں محمود ۔ اور کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفے کے مقالات کفر کی فصل میں لکہا ہے وکذالک یکفر
من ادعى مجالسة الله تعالى والعروج اليه ومكالمته او حلوله في احد الاشخاص كقول بعض
المتصوفة والباطنية والنصارى والقرامطة ۔ اور یہ کلام شاعرانہ کچے صوفی پکے ملحد کا ہے جو اپنے کو صاحب
حال سمجھکر لکہا اسطور کے قیل و قال مخالف شرع و طریقت کہا ہے کیونکہ جو حقیقت مخالف شریعت کے ہو وہ زندیقی
اور الحاد ہے جیسا کہ طریقہ وجودیہ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں كل حقيقة ردت لها الشريعة فهي زندقة
اور حضرت سید محمد گیسو دراز رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں طریقت بے وجود شریعت وجود سے ندارد اور حضرت شمس
تبریز قدس سرہ فرماتے ہیں ؎ شریعت را مقدم دار اکنون ۔ کہ طریقت از شریعت نیست بیرون ۔ چو تو
در شریعت راسخ آید ۔ حقیقت راہ بزودے خود کشاید ۔ اور امام محمد غزالی قدس سرہ احیاء العلوم میں لکہتے ہیں
حقيقة ابطلتها الشريعة فهو كفر اور وہ جو صوفیہ کرام ارباب حال سے اقوال مروی ہیں جیسا کہ عالم کو عین
الحق کہتے ہیں سو مراد اس سے عینیت بمعنی اتحاد نہیں بلکہ بمعنی اصالت و ظلیت ہے شاہ ولی اللہ دہلوی کتاب
مدنی میں لکھتے ہیں والصوفية حيث قالوا العالم عين الحق ما ارادوا به نفي الوجودات الخاصة
من تنزل الوجود الى مراتب شتى بل ارادوا افادة معنى التنزل والظهور فكما ان المحقق لا يقول
زيد وعمرو واحد يعني به التماثل في النوع لا الاتحاد من كل وجه ويقول الانسان والفرس واحد
يعني الاشتراك في الحيوانية والشجاع والاسد واحد يعني المشابهة في الشجاعة فكذلك
الصوفيون يقولون ان العالم عين الحق يعنون تعينا كليا في الوجود المنبسط وقيام الوجود

المنبسط بالحق الاول جلیہ و لاننی التمایز بالکتابۃ ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ۔ گرچہ
مراتب تکمیں زندیقی ہے پہر صوفیہ میں تمیز غیریت نسبتی اور غیریت حقیقی اور نسبتی غیریت اعتباری سے یہ قائل ہیں
سو مراد اس سے اعتبار و فرق حقیقی ہے ۔ اعتبار تحیر فقط الیاہی ہے رسالہ میں اور اقی مصنفہ مخدوم
ساوی میں اور جواہر الحقائق للمولوی شاہ محی الدین اور رسالۂ ارادۃ التوحید للشیخ علی اللہ پاپی گجراتی میں
و شیخ اکبر محی الدین العربی قدس سرہ فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں لیس للعبد فی العبودیۃ نہایۃ
حتی یصل الیہا ثم یرجع ربا کما انہ لیس للرب حد ینتہی الیہ فیصیر عبدا فالرب رب
غیر نہایتہ والعبد عبد بغیر نہایتہ یعنی بندہ ہر مقام میں بندہ ہی اور رب ہر مرتبہ میں رب ہی بندہ کو رب اعتقاد
کرنا یا رب کو بندہ کسی مقام میں کفر ہے ملحدان صوفی نما بزرگوں کی مراد کو نہ سمجھکر کفر میں پڑتے ہیں اور مریدوں
کو کفر میں ڈالتے ہیں ۔ اور کتاب نفحات الانس میں کتاب اعلام الہدی و عقیدۃ ارباب التقی مصنفہ شیخ شہاب
الدین سہروردی قدس سرہ سے نقل کرتے ہیں وکرامات الاولیاء من تتمۃ معجزات الانبیاء ومن
ظہر له علی ہذہ من المعجزات وهو غیر ملتزم باحکام الشریعۃ نعتقد انہ زندیق وان الذی
ظہر له مکر واستدراج ۔ اور زبدۃ العارفین سید شاہ کمال الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ۔ شعر

صوفیہ کا یاد رکھو یہ قاعدہ کلیہ ہے خلق تو ہو جاوے حق عبد نہ ہو جاوے رب ہے گر تو تحقیقی روپ عالم حق میں ہوت ہے

نہ حقائق کے بیچ لاف تکر ہو ندلیب ہے عطر کو کہنا شراب آب کو کہنا شراب ہے خوب کو کہنا خراب کذب ہے اور

بے ادب ہے ۔ اور ایسے کلام کو جو موجب کفر و شرک ہو رواج دینا رضا بالکفر اس سے لازم آتا ہے والرضا
بالکفر کفر اور اسکو رضامندی سے لوگوں میں تقسیم کرنے والا داعی الی الکفر والالحاد کہلاویگا جیسا کہ درمختار
میں لکھا ہے وفی حاشیۃ البیضاوی ملا عصم والداعی الی الالحاد والاباحی کالزندیق اور ترویج ایسے
اقوال کی عین تضلیل امت محمدیہ ہے جو قائل کو اسکے مضل اور کافر بالقطع کہا جائیگا جیسا کتاب شفای
قاضی عیاض میں لکھا ہے وکذلک نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل به الی تضلیل
الامۃ ۔ اور شیخ محمد بن فضل اللہ شرح تحفہ مرسلہ میں لکھتے ہیں ومن المحال ان تحصل المرتبۃ المتوسطۃ
من تلک المراتب الثلث لمن خالف الشریعۃ والطریقۃ فضلا عن المرتبۃ الاخیرۃ التی

هی اعلی مما سواها من المرتبتین السابقتین ـ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا
من لدنک رحمة انک انت الوهاب هذا ما تیسر لی فی الجواب والله اعلم بالصواب
کتبه احقر عباد الله السید وجیه الدین احمد القادری عفا الله عنه وعن اسلافه

احمد وجیه الدین سید شاہ قادری ۱۲۸۵

نور الظهور ۱۲۸۹ بندہ درگاہ حق

حافظ احمد علی ۱۲۸۵

المجیب مصیب

حسین احمد سید ۱۲۹۷

الجواب صحیح

جواب صحیح است که این چنین کس ضال و مضل است یعنے راہ شریعت گم کردہ و در طریقت دعوی دروغ دارد رقیمه سید عبید الله قادری

امان الله

سید احمد حسین خطیب و متولی مسجد افضل گنج ـ

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

سید عبد الله ۱۲۹۸

عبد العزیز

این جواب درست است

ولد رفیع الدین سید فضل الدین

جواب صحیح و درست است لکن این کس از حکم قرآن و حدیث و فقه کافر شد آن کس قابل اخراج

سید ولی الدین ۱۲۷۸

این جواب درست است

محمد وزیر الدین

أن يرجعوا عما هم عليه من الزيغ والطغيان ويجتنبوا عن متابعة
الشيطان ويجددوا اسلامهم وانكحتهم لئلا يدخلوا في وعيد فانه
بانهم اتبعوا ما اسخط الله وكرهوا رضوانه فاحبط اعمالهم وذلك بان الله
مولى الذين آمنوا وان الكافرين لا مولى لهم - اور شیخ الخطباء ورئیس الکرام بالمسجد الحرام
حضرت محمد زاہد اپنی تقریظ مین تحریر فرماتے ہین فالواجب علی ولاة الامور ان یلدیۃ والسنۃ
ابرز هذه الجهالات وحذف سور القرآن وهذا باقبح الهذیان ان یقیموا علیه الحد
بالسیف والسنان بعد اقامة الحجة علیه والبرهان یہ حکم شرف الدین ایرانی پر
حضرت مولانا مولوی محمد نذیر احمد خانصاحب حفظہ وعم و مغفور کے پاس مورخہ ۵ - ذی القعدہ سنہ ۱۳۳۱ ھ
روز چہارشنبہ کو مولانا مولوی محمد عبدالحق صاحب مکی شیخ الدلائل عم فیضہ الجلی والخفی نے مکہ معظمہ سے
روانہ کیا اور ان دونون عبارتون کا حاصل مطلب لیکر مولانا مولوی نذیر احمد خانصاحب نے ایک اشتہار مورخہ
۲۵ رجب سنہ ۱۳۳۲ھ کو طبع کرایا جسکی پیشانی پر یہ عبارت ہے (مسلمانو تمکو معلوم ہو کہ مکہ شریف کے چارون
مذہب کے علما اور مدینہ منورہ کے علما کا فتوے آگیا کہ شرف الدین ایرانی احمدآبادی مسلمان نہین ہے
اوسپر اور اوسکے تابعین پر تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ہے توبہ تک ہے تو دارالاسلام مین حاکمون کو اوسپر
حد سیف و سنان سے قایم کرنا چاہیئے تاکہ دوسرون کا ایمان خراب نکرسکے) رسالہ مبارکہ نذیل المنافقین
کے صفحہ ۱۶ مین اعلحضرت فاضل بریلوی مولانا مولوی محمد احمد رضا خانصاحب عم فیضہ الجلی والخفی اپنی تحریر
پر تقویت مین در قضا فرماتے ہین - دیہان اجمالاً چند جملے یاد رکھنے کے ہین ایمان رکھنا فرض ہے کہ معوذتین
قرآن مین ان کی قرآنیت کا منکر کافر ہے اگرچہ منزل من اللہ ہونا مانے کہ صرف منزل من اللہ ہونا
قرآنیت کے لیے کافی نہین احادیث قدسیہ سب منزل من اللہ ہین اور قرآن نہین اسیطرح جو مردود کہے
کہ انکی عدم قرآنیت مانی چاہیئے وہ بھی کافر مرتد مستحق نار ابد ہے اور حاسر خاسر ہے ایسا شخص اور جو اس
عقیدہ مین اسکے موافق ہون سب خارج از اسلام کافر ان لیام ہین اونکی جورو تین قطعاً یقیناً انکے نکاح سے خارج
ہین سب پر تجدید اسلام و نکاح ان سے مقاربت حرام قطعی و زنا ہے فاحش ہے مسلمانون پر ان سے سلام و کلام

ومنا کحت ومجالست ومنا کحت حرام ہی ایسے کافر تھا در فاسر کا وعظ سننا حرام ہے ایسے کا مرید ہونا

اگر بادصف اطلاع عقیدہ ہو صرف حرام نہین کفر ہے جو پہلے ارادت کر چکے ہین بعد اطلاع اون پر

فسخ بیعت فرض قطعی ہی اگر اب بھی اوسے پیر بنائے رہین تو خود کافر ہو جاینگے اور یہی سب احکام الہیہ

اونپر بھی نفاذ پاینگے ایسے کے پیچھے نماز محض باطل ہے جیسے کسی ہندو یا مجوسی کے پیچھے)

اب احباب اہلسنت اسات کو سمجھ لین کہ محمد رفیق پشاوری اور نور الحسین ایرانی و محمود میاں و باقر میان و

حاجی میان و فقیر محمد وغیرہم جب شرف الدین صاحب ایرانی کے ہمعقیدہ ہو چکے تو اونپر بھی برابر خارج اسلام

ہونے کا حکم لگجاویگا اور جیسے شرف الدین صاحب ایرانی کا مرید ہونا کفر ہے ایسا ہی نور الحسین فقیر محمد

بیجاپوری و محمود میان و باقر میان کے اقوال وعقائد خبیثہ مذکورہ پر مطلع ہو کر اون مین کسیکا مرید ہونا بھی

کفر ہوگا اور جو لوگ محمود میان و باقر میان و فقیر محمد وغیرہم سے بیعت کر چکے ہین بعد اطلاع اونکے عقیدہ

فاسدہ کے اونپر فسخ بیعت فرض قطعی ہوگی اگر اب بھی اونکو پیر بنائے رہین تو خود کافر ہوجاوینگے اور یہی

سب احکام الہیہ اونپر بھی نفاذ پاینگے اور جیسے شرف الدین ایرانی کا وعظ سننا حرام ہے اسیطرح

حاجی میان پیٹھ والے اور فقیر محمد بیجاپوری کا بھی وعظ سننا حرام ہے۔ برادران اہلسنت اسبات کو اول

سمجھ لین کہ شہر احمد آباد مین شرف الدین صاحب ایرانی نے سنہ ۱۳۰۹ھ مین موذنین کی عدم قرآنیت کا

مقدمہ و مسئلہ ہونا جاری کیا اسوقت حضرت مولانا مولوی محمد نذیر احمد خانصاحب مرحوم مغفور نے

اونکی تردید مین علم اوٹھایا۔ مولانا المرحوم کی امداد مین کل یکسو دس علماء حرمین شریفین و علماء ہندوستان

و علماء دہلی خصوصاً نے فتاوے اپنی مواہیر و دستخط سے مزین فرما کر لکھے اور ایرانی صاحب کا کافر ہونا اونہون

نے ثابت کردیا اور اونکا کفر مشتہر بھی ہوگیا اب جیسے ان علماء نے اپنی مواہیر و دستخط مولانا مولوی محمد نذیر احمد

خانصاحب کی جانب کردئے اسیطرح محمود میان و باقر میان وغیرہا بھی اپنے دستخط مولانا المرحوم کیجانب

کردیتے اور اپنی قرابت وقومیت کا لحاظ نکرتے وہ اوہون نے نکیا بلکہ اس کے برخلاف محمود میاں نے

باطل کی مدد کرکے اپنے بھتیجے داماد شرف الدین کے دعاوی باطلہ پر اپنے دستخط کردئے اور قبر مین جانے تک

اوسی تحریر عقیدہ سے توبہ نکی اس صورت مین ببا برادہ اونکا بھی ایرانی صاحب کے عقیدہ مین شریک ہونا ثابت ہوا

اور نیز یہ بات ذہن نشین [illegible] کہ جب سے ایرانی صاحب [illegible]
محمد رفیق پشاوری و حاجی [illegible] و فقیر محمد کے دستخط [illegible]
شرف الدین ایرانی کہ ہم عقیدہ نہیں ہمارا [illegible]
ایرانی صاحب کا ہم عقیدہ ہرگز نہیں [illegible] اور
قرآن مجید اور دین اسلام کی بابت [illegible] شرف الدین ایرانی نے
کفر کا فتویٰ لکھا اوس وقت تو [illegible] آنحضرت [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے کلام پاک پر عمل ہو جاتا اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانیة
بالعلانیة رواہ الامام احمد فی الزہد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن
جبل جب عمل کرے تو گناہ کا پس نیا پیدا کر نزدیک اوس کے توبہ کو پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ اور علانیہ پس
گناہ کی کھلی ہوئی توبہ یہ کام محمد میاں و باقر میاں و محمد رفیق نے اپنے مرتے دم تک نہ کیا اور نیز ہو رہا
حکم [illegible] کلام مجید کا جاری ہو گیا۔ جناب [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ حضرات
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جب دار باقی کو تشریف لیجاتے تھے آپ تجہیز و تکفین میں شریک
ہوتے تھے نماز جنازہ اونکی پڑھاتے تھے۔ اور بعد دفن کرنیکے اونکے لیے دعا و استغفار کرتے تھے۔
اور اونکی زیارت القبور کو اور نیز فیض اپنا ڈالنے کے لیے تشریف لیجاتے تھے۔ آپ رحمة للعالمین ہیں اسواسطے
ابتدا میں یہ کام مومنین و منافقین سب کے ساتھ برابر کرتے تھے۔ رب العزت تبارک و تعالیٰ نے اپنی
پیارے نبی علیہ الصلوٰة والسلام کو منافقین کے جنازہ کی نماز سے اونکے دفن کرنے میں شامل ہونے سے
اونکے لیے استغفار سے اونکی زیارت القبور سے منع فرما دیا بعد منع فرمانے کے حضرت نبی علیہ الصلوٰة و
السلام کسی منافق کے جنازے یا قبر پر تشریف تک نہ لے گئے۔ یہ مضمون قرآن مجید میں ہے ولا تصل علیٰ
احد منهم مات ابدا ولا تقم علیٰ قبره انهم کفروا باللہ ورسوله وماتوا وهم فاسقون
تفسیر جلالین وتفسیر احمدی وتفسیر بیضاوی میں ہے ولا تقم علیٰ قبره لا تقف عند قبره للدفن
او للزیارة و تفسیر حسینی میں ہے (ولا تقم) مایست (علیٰ قبره) بر سر گور او برائے دفن یا

زیارت یا دعا و استغفار تفسیر بیضاوی میں ہے قال الزجاج کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اذا دفن المیت وقف علی قبرہ ودعا لہ فمنع ههنا منہ
تفسیر ابو السعود میں ہے (ولا تقم علی قبرہ) ای لا تقف علیہ للدفن او للزیارۃ
وانما نھی عنہ علیہ الصلوۃ والسلام لانہ کان یقوم علی قبور المنافقین ویدعو لہم
احباب اہلسنت غور فرماویں کہ جب محمود میان و باقر میان و محمد یحیی لیباری کا کفر سے توبہ کرنا
اشتہار دیکر انہوں نے شایع نہیں کیا تو اب اونپر یہ حکم اس قرآن مجید کا بلا توقف جاری ہوگا
اہل حق اوسپر عمل کریں انکی قبر پر مسلمانوں کو کھڑے ہونا اور سلام کرنا اور پھول اور چادر
چڑھانا اور انکی زیارۃ القبور کو جانا اونکے لئے دعا و استغفار و ایصال ثواب کرنا ہے حضرۃ
تبارک وتعالی نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کے واسطے حرام کردیا ہے علی ہذا القیاس محمود میان
کے صندل کے مجمع میں ڈھول تماشے باجے بجولے جاتے ہیں اوس میں مسلمانوں کو شریک ہونا حرام ہے
اونکے یہاں عرس میں رنڈیاں گاتی ہیں اوس مجمع میں شریک ہونا حضرات اہلسنت کو حرام
ہے حضرت شیخ احمد ملا جیون استاد بادشاہ عالمگیر اپنی تفسیر احمدی میں آیت کریمہ ومن الناس من
یشتری لہو الحدیث کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں اما ما رسمہ اہل زماننا من انہم
یهیئون المجالس ویرتکبون فیها بالشرب والفواحش ویجمعون الفساق والامارد
ویطلبون المغنین والطوائف ویسمعون منہم الغناء ویتلذذون بها کثیرا من الحظ
النفسانیۃ والخرافات الشیطانیۃ ویحمدون علی المغنین باعطاء النعم العظیم ویشکرون
علیہم بالاحسان العمیم فلا شک ان ذلک ذنب کبیر واستحلالہ کفر قطعا ویقینا لانہ
عین لہو الحدیث فی شانہم بخلاف اولیاء الحق فانہ لم یبق لہو الحدیث فی شانہم
بل یکون ذلک وسیلۃ لرفع درجاتہم ونیل کمالاتہم وشغل فی ذکرہ تعالی لہو الحدیث دون
التخلی وکذا فی تذکرۃ التسبیحیۃ ولام الغایۃ اشارۃ الی هذه التفرقۃ انتہی حاصل اس
عبارت کا یہ ہے کہ حضرت شیخ احمد ملا جیون رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں جو رسم ہے کہ لوگ مجالس کو تیار

کرتے ہین اور ایسی بیحیائی کے کام اونکے سامنے کرنا اختیار کرتے ہین اور فساق اور بدعتی والونکو جمع کرتے
ہین اور گانیوالون اور رنڈیونکو بلواتے ہین اور انسے گانا سنتے ہین اور اوس سے بہت لذت لیتے ہین
اور اپنی خواہش نفسانی سے شیطانی خرافات اوس مجلس مین کرتے ہین اور رنڈیون اور گانیوالونکی تعریفین
کرتے ہین اور اونکو بڑی بخششین دنیا کی دیتے ہین اور اونکے شکریہ ادا کرتے ہین اور اونپر اپنا احسان ختم کردیتے ہین ۔
حضرت اوستاد عالمگیر رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہین بیشک یہ افعال کبیرہ گناہ ہین اور انکو حلال جاننے سے آدمی
قطعی یقینا کافر ہوجاتا ہی اسلیئے کہ انکے حق مین یہ اخبار عنت لہو الحدیث ہین بخلاف اولیاء اللہ قدس
اللہ اسرارہم کے کہ اونکے حق مین یہ خالص اشعار شوق الحاقی سے سننا لہو الحدیث باقی نہین ہین بلکہ یہ
وسیلہ اونکے رفع درجات کا ہی اور ان اشعار کے سننے سے اونکے کمالات بڑھتے ہین حضرت رب العزۃ تبارک وتعالی
نے ہی اس تفرقہ کیطرف اشارہ کرلیا ہے بایں طور کہ آیت کریمہ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل
عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا الآیۃ مین عز اسمہ اپنے بندون کو سمجھا دیا کہ بعض لوگ وہ ہین
جو کھیل کی بات کو خریدتے ہین تاکہ اللہ تعالی کے بندونکو اوسکی راہ سے گمراہ کرین بغیر علم کے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض
بندے ایسے ہوتے ہین جو رنڈیون کے گانے سے دور رہتے ہین اور اپنے علوم دینیہ سے اللہ جل جلالہ کے بندون کو ہدایت
کرتے ہین خدا تعالی نے بھی دونون فرقون کو جدا کرکے بیان کردیا ہے ۔ اب اس تفرقہ کو احادیث نبویہ سے
بھی سمجھ لینا چاہیے **پہلی حدیث** حضرت سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و حضرات صحابہ کرام مہاجر
و انصار رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین غزوہ خندق مین مدینہ منورہ مین خندق کھودتے تھے ۔ اوسوقت سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اونکے بھوک و تھکن کے حال کو دیکھکر اونکو جوش دینے مین لانے کے لیئے پڑھا
اللہم ان العیش عیش الآخرۃ فاغفر الانصار والمہاجرۃ پس اوسوقت حضرات صحابہ کرام نے جواب مین
یہ پڑھا نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد ما بقینا ابدا یہ مضمون بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹۶
مین ہے **دوسری حدیث** حضرت سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مکہ معظمہ مین عمرہ قضا کرنیکے
لیئے تشریف لائے اوسوقت آپ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے ۔ اور اوسوقت حضرات صحابہ کرام تلوارین اونکی
پیچھے گردنون مین ہار کی طرح پہنے ہوئے تھے ۔ اور عبداللہ بن رواحہ آگے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

لوگ کھڑے ہوئے تھے اور لبیک کے شور سے اپنے تئیں آن عالی ہی کو مخفی رکھتے تھے اور
حضرت عبداللہ بن رواحہ حاضر رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم آپکی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے
اور یہ اشعار خوش الحانی سے پڑھتے تھے ؎ خلوا بنی الکفار عن سبیلہ ۔ الیوم نضربکم
علی تنزیلہ ۔ ضربا یزیل الہام عن مقیلہ ۔ ویذہل الخلیل عن خلیلہ ۔ ان اشعار کو
سنکر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ان اشعار سے کفار مکہ کو غضب ہو کے آجاوینگے
اور حرم میں ابھی تلوار چل جاویگی پس آپنے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تم
سامنے حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کے حرم میں شعر پڑھتے ہو پس حضرت نبی
کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسلی ہوجانے کے لئے اور اسبات
کی خبر دینے کے واسطے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور حضرات صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار مکہ معظمہ کے شر سے بچالیا ہے اور ان اشعار کے پڑھنے سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم و اللہ جل جلالہ کے حرم کی بے ادبی نہیں ہوتی ہے اسے فاروق اعظم عبداللہ بن رواحہ کو شعر پڑھنے دو
انکے اشعار کفار مکہ کے قلوب میں زخم تیر سے زیادہ تاثیر کرتے ہیں یہ مضمون شرح مواہب اللدنیہ کی جلد ۲
صفحہ ۲۹۶ میں علامہ عبدالباقی زرقانی بیان فرماتے ہیں **تیسری حدیث** بخاری شریف میں ہے حضرت سلمہ
بن الاکوع فرماتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر کو جانے کے واسطے نکلے ۔
اوسوقت ہم رات کو سیر کر رہے تھے اوسوقت ایک آدمی نے قوم میں سے حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا
کہ آیا تم ہمکو اپنے اشعار سے کوئی چیز نہیں سناتے اور یہ عامر ایک مرد شاعر تھے پس حضرت عامر اپنی سواری سے
اوترے اور اونہوں نے اشعار پڑھنے شروع کئے ؎ اللّٰہم لولا انت ما اہتدینا ۔ ولا تصدقنا
ولا صلینا ۔ فاغفر فداء لک ما ابقینا ۔ وثبت الاقدام ان لاقینا ۔ والقین سکینۃ علینا
انا اذا صیح بنا ابینا ۔ وبالصیاح عولوا علینا ۔ مواہب اللدنیہ میں یہ جملہ زیادہ ہیں ان الذین قد
بغوا علینا ۔ اذا ارادوا فتنۃ ابینا ۔ ونحن عن فضلک ما استغنینا ۔ ان اشعار کو سنکر
حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ اشعار کون پڑھتا ہے ۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ عامر بن الاکوع

شعار پڑھ رہے ہین۔ آپنے فرمایا کہ اللہ تعالے اوسپر رحم کرے۔ اور حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کی عادت
ریفہ یہ تھی کہ آپ جسکے حق مین یہ دعا کرتے تھے اوسکو شہادت ہوجاتی تھی آپکی اس دعا کی برکت سے حضرت عامر
غزوہ خیبر مین شہید ہوگئے۔ **چوتھی حدیث** مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۴۱۰ مین ہے اصدق کلمۃ قالہا
شاعر کلمۃ لبید ألا کل شیء ما خلا اللہ باطل ٭ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۶۱۱ مین بیت تمام کی ہے
کل نعیم لا محالۃ زائل ٭ نعیمک فی الدنیا غرور وحسرۃ ٭ وعیشک فی الدنیا محال وباطل ٭
پانچوین حدیث حضرت عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ مین سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
سلم کا ردیف ہوا۔ پس آپنے فرمایا کہ آیا تم کو اشعار امیۃ بن ابی الصلت یاد ہین۔ مینے کہا کہ ہان آپنے فرمایا
ھو یعنی پڑھو پس مینے ایک بیت پڑھی۔ پس آپ کو وہ بہت اچھی معلوم ہوئی آپنے فرمایا اور زیادہ پڑھو۔ پھر مینے ایک
بیت پڑھی۔ پس آپنے فرمایا اور زیادہ پڑھو یہانتک کہ مینے سو اشعار پڑھے۔ غرض یہ کہ حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ
السلام کو اشعار اسیلئے پسند آئے کہ اونمین اقرار اللہ جل جلالہ کی وحدانیت اور بعث کا تھا ملا علی
قاری مرقاۃ کی جلد مذکور کے صفحہ ۶۱۲ مین فرماتے ہین وفیہ انشاد الشعر المحمود المشتمل علی الحکمۃ
چھٹی حدیث مشکوٰۃ شریف مین بروایت بخاری شریف کے ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی
ہین کہ حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت حسان شاعر رضی اللہ تعالی عنہ کے واسطے اپنی مسجد مین منبر
بچھا دیا کرتے تھے۔ آپ اوسپر کھڑے ہوکر کفار قریش کی ہجو کا جواب اشعار مین دیا کرتے تھے اور سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مدح کے اشعار پڑھتے تھے اونکے اشعار صحیح مسلم ج ۲ صفحہ ۳۰۱ مین یہ ہین ٭
ہجوت محمدا فاجبت عنہ ٭ وعند اللہ فی ذاک الجزاء ٭ ہجوت محمدا برا حنیفا ٭
رسول اللہ شیمتہ الوفاء ٭ فان ابی ووالدہ وعرضی ٭ لعرض محمد منکم وقاء ٭ ثکلت بنیتی
ان لم تروہا ٭ تثیر النقع من کنفی کداء ٭ یبارین الاعنۃ مصعدات ٭ علی اکتافہا الاسل
الظماء ٭ تظل جیادنا متمطرات ٭ تلطمہن بالخمر النساء ٭ فان اعرضتم عنا اعتمرنا ٭
وکان الفتح وانکشف الغطاء ٭ والا فاصبروا لضراب یوم ٭ یعز اللہ فیہ من یشاء ٭ وقال اللہ
قد ارسلت عبدا ٭ یقول الحق لیس بہ خفاء ٭ وقال اللہ قد یسرت جندا ٭ ہم الانصار

من نسبتها للقناء یأتی کل یوم من معد بسباب او قتال او هجاء فمن یهجو رسول الله منکم

ویمدحه وینصره سواء وجبریل رسول الله فینا وروح القدس لیس له کفاء اور اشعار

کی نسبت سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے تھے ان الله یؤید حسان بروح القدس ما نافح او

فاخر عن رسول الله صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ترجمہ تحقیق اللہ تعالی مدد کرتا ہے حسان شاعر رضی اللہ

تعالی عنہ کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے جب تک کہ وہ جواب دیتے ہیں حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی

جانب سے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانہ میں حدی ہوا کرتا تھا حدی کے معنی ہیں

کہ اونٹوں کے سامنے خوش الحانی سے اشعار پڑھنا جس سے وہ وجد میں آجاویں مرقاۃ کی جلد

نہم کے صفحہ ۱۹۰ میں ہے وله تاثیر بلیغ فی سرعة مشی الابل وتاثیر الغناء فیهن —

اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ جلد سوم صفحہ ۲۲۱ میں ہے وحدا راندن شتر بسرود و آواز کذا فی الصراح

وحدا قسمے از غنا است کہ مباح است باتفاق و ہیچکس را از علماء در وی خلافے نیست عادت است

عرب را کہ چون شتران ماندہ شوند خوش آوازی کنند و حدی گویند و شتران گرم شوند و مستی کنند و تیز

روند - حدی کے پڑھنے میں بہت بڑا اثر ہے کہ اونٹ میں صنعت فنا پیدا ہوجاتی ہے اور اوسکی روح

میں گرمی آجاتی ہے وہ طرب اور وجد میں آکر جلدی سے چلتا ہے اور اوسکو تھکن اوس وجد کی

وجہ سے معلوم نہیں ہوتی اور یہ خوش الحانی سے اشعار اونٹوں کے سامنے پڑھنا تمام علماء کے

نزدیک مباح ہے اور علماء میں سے کوئی بھی مخالف نہیں ہے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے

زمانہ میں چار حدی پڑھنے والے تھے ایک حضرت عبد اللہ بن رواحہ دوسرے حضرت عامر

بن الاکوع تیسرے حضرت انجشہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین انکی آواز بہت اچھا تھا حضرت انس

رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ مردوں کے ساتھ حدی کرتے

تھے اور حضرت انجشہ رضی اللہ تعالی عنہ عورتوں کے ساتھ حدی کرتے تھے اور بعض وقت میں اشعار

رجز پڑھتے تھے اونکو جناب رسالتماب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا رویدک رفقا بالقواریر

یہ مضمون شرح مواہب اللدنیہ کی جلد سوم صفحہ ۲۲۴ میں ہے - احباب اس بات کو سمجھ لیں کہ ان چار حدی پڑھنے

و اونکے اشعار جیسے اونسے منقبت و جز اہی حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکے حضرات صحابہ کرام مرد اور عورتین گایا کرتے تھے وہ بالاجماع جائز ہے یہان سماعت جاریتین یا لونڈیون کی اب تم اونکی حدیث شریف کے مضمون کو ذہن مین اجاب کہین - مدینہ منورہ سے دو میل ایک جگہ ہے اوسکا نام بعاث ہے وہان انصار کے دو قبیلون اوس اور خزرج مین ایک سخت لڑائی ہوئی تھی اور اوسمین بڑے بڑے آدمی کام آئے تھے - اوس لڑائی مین انصار کے دونون قبیلون نے اپنے اپنے اشعار شجاعت اور قتال کی ترغیب مین اور اوس لڑائی مین جو لوگ حاذق تھے اونکی مدح مین آپسمین کہے تھے اون اشعار کو لڑکیان عید کے دن پڑھتی تھین اور مانند اونکے خوش الحانی سے پڑھتی تھین یہ مضمون صحیح مین ہے - اب بعض متصوفہ رنڈیون کا گانا ثابت کرتے ہین وہ انکا دعوے بالکل غلط ہے مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۲۰۲ مین ہے وما احدثه المتصوفة من السماع بالآلات فلا خلاف في تحريمه وقد غلب على كثير ممن ينسب الى الخير وسموا عن تحريمه حتى ظهرت على كثير منهم افعال المجانين فيرقصون بحركات مطابقة وتقطيعات متلاحقة وزعموا ان تلك الامور من البر وتثير سنيات الاحوال وهذا زندقة امام نووی شرح مسلم کی جلد اول صفحہ ۲۹۲ مین فرماتے ہین واحتج المجوزون بهذا الحديث واجاب الآخرون بان هذا الغناء انما كان في الشجاعة والقتل والحذق في القتال ونحو ذلك مما لا مفسدة فيه بخلاف الغناء المشتمل على ما يهيج النفوس على الشر ويحملها على البطالة والقبيح قال القاضي انما كان غناؤهما بما هو من اشعار العرب في المفاخرة بالشجاعة والغلبة وهذا لا يهيج الجواري على الشر ولا انشادهما لذلك من الغناء المختلف فيه وانما هو رفع الصوت بالانشاد ولهذا قالت (عائشة رضي الله تعالى عنها) ليستا بمغنيتين اي ليستا ممن يتغنى بعادة المغنيات من التشويق والهوى والتعريض بالفواحش والتشبيب باهل الجمال وما يحرك النفوس ويبعث الهوى والغزل كما قيل الغناء رقية الزنا وليستا ايضا ممن اشتهر وعرف باحسان الغناء الذي

فیہ تمطیط وتکسیر وعمل یحرک الساکن ویبعث الکامن ولا ممن اتخذ ذلک صنعۃ وکسبا والعرب تسمی الانشاد غناء ولیس من الغناء المختلف فیہ بل ھو مباح وقد استجاز الصحابۃ غناء العرب الذی ھو مجرد الانشاد والترنم واجازوا الحداء وفعلوہ بحضرۃ النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وفی ھذا کلہ اباحۃ مثل ھذا وما فی معناہ وھذا مثلہ لیس بحرام ولا یجرح الشاہد یہی مضمون مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۹۶ میں بھی ہے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ

میں ہے وایستا مستحبین یعنی غنا نمیکردند وذات آنہا مغنی نبود کہ غنا حرفت آنہا باشد و غنا را خوب دانند

گفت و مشہور و معروف بدان باشند و تشویق بفاحشہ و تعریض بہوا کنند کہ داعی بفتنہ و فساد بود بلکہ در خرگاہ

بود فلذا اہل خانہ چنانکہ در غناہا چنین سے شنگانیدند۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم کی جہاد میں یہ عادت مستمرہ تھی کہ اشعار شجاعت اور رجز پڑھا کرتے تھے بلکہ بعض وقت کلام موزون زبان اقدس حضور انور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رجز میں صادر ہوا ہے۔ چنانچہ قوم ہوازن کے سامنے آپنے فرمایا انا النبی لا کذب ؛ انا ابن عبد المطلب ؛ اور کنکر اور خاک انکی آنکھوں میں ڈالکر کل قوم کو اندھے کر کے اپنا معجزہ دکھا کر جھنڈا اسلام کا حنین پر گاڑ دیا اور دین محمدی کو وہاں پھیلا دیا اور حضرت شیر خدا کرم اللّٰہ وجہہ نے مرحب یہودی کے مقابلہ میں پڑھا انا الذی سمتنی امی حیدرہ ؛ لیث غابات کریہ المنظرہ ؛ اوفیہم بالصاع کیل السندرہ اور اوس کو قتل کر کے اسلام کا جھنڈا قلعہ خیبر پر گاڑ دیا۔ اور حضرت سلمۃ ابن الاکوع نے قبیلہ غطفان کے بہادروں کے سامنے پڑھا انا ابن الاکوع ؛ والیوم یوم الرضع ؛ اور انسے حضرت سرور عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو چھڑوا لیں ۔ ان کل دلائل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رجز و اشعار اپنے اصحاب سے پڑھوا کر انکی جوش و جذبہ الٰہیہ کو بڑھایا اور خود اپنے اصحاب سے پڑھوا کر آپنے بھی سنا اور اپنے اصحاب کو بھی سنایا۔ شاعروں کو جو اس کام کے کرنے والے تھے دعا دی اور آپ کی دعا کی برکت سے وہ شہید بھی ہوگئے اور آپنے اشعار توحید کی مدح بیان فرمائی۔ اور وحدانیت اور معبود کا اقرار امیہ بن ابی الصلت نے کیا تو خوش ہو کر سو اشعار سنے اور پسند فرمائے اور حسان بن ثابت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے اشعار مسجد میں پڑھوا کر سنتے تھے اور عبد اللّٰہ بن رواحہ سے اشعار حرم شریف میں پڑھوائے

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حرم کی بے ادبی سمجھی تو آپ نے اونکا دکیا اب ان کل
اقوال سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ اشعار جن مین توحید رب العالمین اور حضرت سید عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم و اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم کی مدح ہو اور عشق الہی اور حضرت رسول کریم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالی کی محبت جوش مین آوے اون اشعار
کا سننا درست ہوا یہی عمل حضرات اہلسنت نے کیا ہے مجالس میلاد شریف مین
حضرت سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مدح نظم و نثر مین عربی زبان مین پڑھتے ہین اور ہندی
یعنی اردو و فارسی اپنی اپنی زبانون مین پڑھتے ہین اسی پر تعامل تمام دنیا کے اعیان اہلسنت کا
ہے اسمین پوری اتباع سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صحابہ کرام کی ہے۔ علی ہذا القیاس
اولیاء الرحمن متقدمین و متاخرین قدس اللہ اسرارہم نے جو قوالی بے مزامیر سنی ہے وہ اوسکے
سننے کے اہل ہین اور اونکا سننا بشرائط ہی اور اونکی مریدین کو وجد پیدا ہوتی وہ وہی اشعار ہین جو سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ... اپنے اصحاب کو سنوائے جنکا سننا بالاجماع جائز ہے اور سید
عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جوش و جذبہ الہیہ اپنے اصحاب کا جہاد مین شعر پڑھا ہے اوسی پر
عمل کرکے حضرات اولیاء الرحمن قدس اللہ اسرارہم اپنی مریدین کا جذبہ ذوق و شوق و عشق و محبت
جیسا جہاد اکبر مین اشعار وحدانیت وغیرہا اونکو سنوا کر بڑہاتے ہین اور اون اشعار وحدانیت کے سننے
سے ہزارون اولیاء اللہ ہوگئی اور اونکو ولایت کے تینون مرتبے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ
حاصل ہوگئی اور اون اشعار وحدانیت کی برکت سے اور اون مرشدان طریقت توجہ کی برکت سے
نفس امارہ بالسوء لوامہ و ملہمہ مطمئنہ ہوگیا ہے۔ اولیاء الشیطان خذلہم اللہ تعالی اونکی مجالس
مین رنڈیون اور گانے بجانے والونکا غلبہ ہوتا ہے اور اوس سے درجہ فنا فی النفاق و فنا فی محبۃ الشیطان
فنا فی ... حاصل ہوتا ہے۔ سچ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ گانا دل مین
... نفاق پیدا کرتا ہے جیسا پانی کھیت کو پیدا کرتا ہے۔ مشکوۃ شریف کے صفحہ ۴۱۱ مین ہے
عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق

فی القلب کما ینبت الماء الزرع رواہ البیہقی فی شعب الایمان بعض حضرات کو یہ
خلجان پیدا ہوتا ہی کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالی میں رنڈیں گاتی ہیں
اسواسطے یہ گانا سننا حلال ہے اہل حق اونکو یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز دار التکلیف میں نہیں
ہیں وہ دار الجزا میں کے بیٹھے ہیں اور جو حرام ہے بیجا فرض نہیں نماز روزہ حج زکوٰۃ فرض نہیں اور ہم زمین کی
پشت پر ہیں ہم پر حرام ہے بیجا فرض ہی نماز روزہ حج زکوٰۃ فرض ہی اپنے حال کو حضرت خواجہ غریب نواز
کے حال پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق اور قیاس ابلیسی ہے وہاں سکر جاری ہی اور اسکا استعمال سامعین
پر فرض ہی اور نا تہدی استیصال کی قدرت علماء اہلسنت میں نہیں ہی اور زبان سے منع کرنے سے رنڈیں
مانتی نہیں ہیں اسلئے یہ منکرات حضرات چشت قدس اللہ اسرارہم کے مزارات مقدسہ پر فساق نے جاری
کر دئے ہیں بعض ملحدوں کے دلوں میں شیطان نے وسوسے ڈالدیے ہیں کہ طریقت میں رنڈیوں کا
گانا سننا فرض ہی اور شریعت میں حرام ہی اور شریعت اور طریقت میں تباین ہی درجہ عینیت نہیں ہی اور انکو
ابلیس نے سبق پڑھایا ہی کہ شریعت علماء نے اپنی جیب سے نکالی ہی اہل حق انکو یہ جواب دیتے ہیں کہ بیٹی ماں بہن خالہ
پھپھی سے زنا اشد حرام ہی گوشت خنزیر و کتے کا حرام ہی یہ حکم شریعت کا ہی اب وہ ان چیزوں کو حلال سمجھکر کریں
کیونکہ اونکے مذہب میں شریعت اور ہی اور طریقت اور ہی دونوں میں تباین ہی اب وہ دیکھیں کہ ایمان سلامت کیسا
وہ اتنا نہیں سمجھتی کہ شیطان نے اپنی ناپاک توجہ سے انکا ایمان سلب کرکے اونکو زندیق بنا دیا ہے
حضرت غوث پاک سید عبد القادر جیلانی اپنی کتاب ہدایت مآب فتوح الغیب اور اوسکی شرح فارسی میں شیخ
عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ کل حقیقت کہ اوس کو شریعت رد کر دیوے پس وہ زندقہ ہی اور اگر کوئی
چیز کشف سے معلوم ہو خلاف حکم شریعت کے اور اوس چیز کا دعویٰ کوئی کریوے وہ باطل اور [illegible]
شیطانیہ ہے اگر اعتقاد اوسپر کرے گا کافر و زندیق ہو جاویگا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ
مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ طریقت و شریعت عین ایک دوسرے کا ہے بال کے سر کے برابر
میں تفاوت نہیں ہی۔ فرق اجمال و تفصیل کا ہے جو چیز مخالف شریعت کے ہے مردود ہے کل حقیقت کو
رد کر دیوے اوسکو شریعت وہ زندقہ ہے شریعت کو اپنی جگہ پر رکھکر طریقت کو طلب کرنا [illegible] ہے اور

مام ربانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ طریقت و حقیقت خادم شریعت۔ یہ بین ادر جن چیزونکو علما استدلالاً
علم لکھتے ہین اونکو اولیاء الرحمن از روے عیان اور وجدان کے دیکھتے ہین - علماء اہلسنت درباب علم
الیقین پر ہین اہل اللہ اونسی شریکہ درجہ عین الیقین پر ہین فرق اجمال و تفصیل کا ہے اور بعض حضرات صوفیہ
کرام بہت سے کشفون کو مخالف ظاہر شریعت کے بیان کرتے ہین یہ اونکی بھول ہے یا سکر پر اونکا کلام مبنی ہے
ولیاء اللہ کے حال کی جبتک کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ گواہی نہ دیوینگے اعتبار اونکی حال و
الہام کا نہ کیا جاویگا۔ مضمون فتوح الغیب اور اوسکی شرح فارسی کے صفحہ ۶ مین ہے (کل حقیقۃ ردتہا
الشریعۃ فہو زندقۃ) اگر کسیکے را خلاف حکم شریعت چیزے کشف شود و دعوے ادراک آن کند باطل است
اگر اعتقاد بدان کند کافر و زندیق گردد نعوذ باللہ من ذلک - امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات
شریف کی جلد اول کے صفحہ ۵۰ مین فرماتے ہین - طریقت و شریعت عین یکدیگر اند سر موے از مخالفت
درمیان ایشان واقع نیست فرق اجمال و تفصیل است و استدلال و کشف ہرچہ مخالف شریعت است
مردود است کل حقیقۃ ردتہ الشریعۃ فہو زندقۃ شریعت را برجا داشتہ طلب حقیقت نمودن کار مردان است
رزقنا اللہ سبحانہ و تعالی و ایاکم الاستقامۃ علی متابعۃ سید البشر علیہ وعلی الہ الصلوات والتسلیمات والتحیات
ظاہراً و باطناً۔ اسی کتاب کی اسی جلد کے صفحہ ۴۰ مین فرماتے ہین طریقت و حقیقت خادم شریعت اند
و در صفحہ ۲ مین امام ربانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین - علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ را ضروریہ کشفیہ ساختہ اند
سر موے مخالفت با اصول علماے شریعت نیست سہ علوم اجمالی را تفصیلی ساختہ اند و از نظریت بضروریت
آوردہ اند شخصے از حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ الاقدس پرسید کہ مقصود از سیر و سلوک چیست فرمودند
معرفت اجمالی تفصیلی شود و استدلالی کشفی گردد نفرمودند کہ علوم دیگر سوائے آنہا حاصل شود - اور صفحہ ۱
مین فرماتے ہین - آنچہ بعض صوفیہ مخالف ظاہر شریعت کشفہا را بیان میکنند یا از سہو است یا از سکر
باطن از ظاہر ہیچ مخالف نیست در توسط راہ مخالف در نظر مے آید محتاج بتوجیہ و حجج میشود اما منتہی
تحقیقی موافق ظاہر شریعت باطن را می یابد و درمیان علما و این بزرگواران ہمین قدر تفاوت است کہ
علما استدلالاً میدانند و ایشان کشفاً و ذوقاً می یابند۔ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی

قدس اللہ سرہ العزیز فتوح الغیب مین اور مولوی عبد الحق محدث دہلوی اوسکی شرح فارسی کے صفحہ ۵۴ مین فرماتے
ہین (فان خطر خاطر) پس اگر بگذرد اندیشہ در ضمیر تو یا بیفتد ناگاہ معنی در دل تو (فاعرضہا علی الکتاب
والسنۃ) پس عرض کن آنرا و مقابلہ کن کتاب خدا و سنت رسول و پیروی کن آنرا کہ موافق کتاب و سنت است
دور کن آنرا مخالف است اعتبار و اعتماد مکن بر آن خاطر و الہام اگرچہ از جانب حق نماید اگر در واقع نیست
خود گیرد و اگر ہست شاید ابتلا و امتحان باشد۔ ابو سلیمن دارانی گفت قدس سرہ گاہی نکتہ از مواجید این راہ
درون می آید بحسن و جمالی کہ دارد خود را بر من جلوہ دہد قبول نکنم و جانب وے ننگرم و گویم تا دو گواہ عدل
بر راستی و درستی تو گواہی ندہند قبول نکنم آن دو گواہ کدام است کتاب خدا جل علا لہ و سنت رسول وے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض حضرات کو یہ خلجان پیدا ہوتا ہے کہ محمد رفیق پشاوری ومحمود میان و باقر میان
مر گئے ہین اب اونکو کافر کہنا نہ چاہیے اور اونکی برائی عقیدہ کی اب نہ بیان کرنا چاہیے او نکا جواب یہ ہے
کہ قارون۔ فرعون۔ نمرود۔ شداد۔ ابو جہل۔ ابو لہب۔ عتبہ۔ شیبہ۔ ربیعہ۔ ولید بن مغیرہ یہ کل
کفار مر گئے ہین اب سب دنیا کے اہل اسلام اونکو کافر کیون کہتے ہین اور انکی برائی مین جو آیتین اور حدیثین
ہین اونکو کیون پڑھتے ہین۔ اب بعد مرنے کے علماء وعظ مین اونکی برائی بیان کرتے ہین تو اونکو کیون ؟
سنتے ہین اور نماز مین ابو لہب کی حقارت جو سورہ تبت یدا مین ہے اوسکو وہ کیون پڑھتے ہین اور
ولید بن مغیرہ کی برائی اس آیۃ کریمہ مین ہی ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع
للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم ان کان ذا مال و بنین الآیۃ اب وہ مر گیا اسلیے اس
آیت کو کیون پڑھتے ہین۔ یہ سارے وسوسے شیطان نے اونکے دلون مین ڈالے ہین اون جہال کو اس مسئلہ
کی خبر نہین کہ منافق اور کافر اور جو فسق و بدعت کے کام ظاہر کرکے کرے اوس کے بخس عقیدہ کی قباحت احباب
کے سامنے بیان کرنا اور اوسکی تحقیر جائز ہے تاکہ لوگ اوس کے شر فساد سے بچین اور اونکی یہی عقائد فاسدہ ہون
یہ ضرورت شرعی ہے اور وہ مر گئے ہون جب بھی اونکے حال کو ظاہر کرنا جائز ہے۔ یہ مسئلہ یون عمدۃ القاری
شرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۲ مین ہے فان قیل کیف یجوز ذکر شر الموتی مع ورود الحدیث
الصحیح عن زید بن ارقم فی النہی عن سب الموتی و ذکرہم الا بخیر و اجیب بان النہی

عن سب الاموات غیر ...نافق والکافر والمجاھر بالفسق اوالبدعۃ فان

ھؤلاء لا یحرم ذکرھم بالشر للحذر من طریقھم ومن الاقتداء بھم

اس سے چند سطر کے بعد ہے قال البیہقی فیہ دلالۃ علی جواز ذکر المرء بما یعلمہ

اذا وقعت الحاجۃ الیہ نحو سوال القاضی المزکی ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری

شرح شفاکی جلد ۲ صفحہ ۵۰۳ میں ذیل تحریر میں (فان کان القائل لذلک ممن تصدی

لان یؤخذ عنہ العلم) الشریف (اوروایۃ الحدیث اویقطع بحکمہ

اوشہادتہ اوفتیاہ وجب علی سامعہ الاشادۃ بما سمع منہ التنفیر للناس

عنہ) بحذ براعتہ (والشہادۃ علیہ بما قالہ) لیجتنب عنہ (ووجب علی

من بلغہ ذلک) الذی صدر عنہ ولو لم یحضر ھنالک (من ائمۃ

المسلمین انکارہ وبیان کفرہ) ان صدر ما یوجبہ (وفساد قولہ) علی

تقدیر خطائہ فی تقریرہ (لقطع ضررہ عن المسلمین وقیاما بحق سید

المرسلین) ومراعاۃ الحمیۃ الدینیۃ علی مقتضی قواعد المجتہدین (وکذلک ان

کان ممن یعظ العامۃ) ویزجرھم عن الامور المحرمۃ ویزھدھم

فی الدنیا ویرغبھم فی الاخری ویبین لھم مراتب درجات العقبی ویفتح

لھم ابواب العوارف ویذکر لھم اصحاب المعارف لاسیما اذا کان ان یتکلم

فی علم التوحید ومقام التفرید ویدعی الشھود ویتفوہ بمسئلۃ الوجود

فانہ مقام خطر من الوقوع فی الحلول والاتحاد والاتصال والالحاد فی جمیع

من العباد المجتمعین من اطراف البلاد وقد وضعت رسالۃ مستقلۃ

فی الفرق بین الوجودیۃ من الموحدین والوجودیۃ من الملحدین خذلھم

اللہ تعالی اجمعین ا ھ یؤدب الصبیان فان مثل ھذہ) الاخلاق (سرّ

لا یؤمن علی القاء ذلک فی قلوبھم) وتاثیر فی صدورھم (فیتاکد فی ھولاء)

آمی فی حقهم (الایجاب) بالانکار (لحق النبی صلی الله تعالی علیه و سلم) ان کان الامر متعلقا به ولحق شریعة (ان تعلق لطعن) فی قربة (ولحق الله) ان تعلق بمسئلة ذاته وصفاته و مصنوعاته هذا۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ کوئی شخص ایسا کلمہ کہے کہ جس سے حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی منقصت شان ہو یا اور کوئی کلمہ کفر کا کہے اگر وہ شخص مقتدا و پیشوا ایسا ہے کہ اوس سے علم شریف دین کا لیا جاتا ہے اور روایت اور درس حدیث کرتا ہے یا وعظ کہتا ہے یا مرید کرتا ہے اور مسائل توحید وجودی کے سکہلا کر لوگوں کو حلولیہ و اتحادیہ بنا کر ملحد بناتا ہے یا اوس کے علم کا اعتبار کیا جاتا ہے یا اوسکی گواہی کا اعتبار کیا جاتا ہی بسبب عادل ہونے کے یا اوس کے فتوے کا اعتبار کیا جاتا ہی اور ایسے شخص سے کلمہ کفر کا کوئی شخص سنے تو اوس سننے والے پر واجب ہی کہ اوس کے ایسا کہنے کو مشہور و شایع کرے اور لوگوں کو اوس کلمہ کہنے والے سے نفرت دلاوے تاکہ اوس کے قول کو قبول کرنے سے پرہیز کریں اور اوس سننے والے پر گواہی دینا اس امر کی کہ اوس کہنے والے نے ایسا کہا ہے واجب ہی تاکہ اوس سے پرہیز کیا جاوے۔ اور جس شخص کو پیشوایان مسلمین میں سے یہ خبر پہنچی ہے کہ اوسنے ایسا کہا ہے تو اوسپر واجب ہی اوسکا انکار کرنا اور اوس کا کفر بیان کرنا اگر وہ کلمہ کفر ہے جب اس واجب پر عمل کریگا تو اوس نے اللہ تعالے و رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و شریعت کے حقوق کو ادا کیے اور اس معاملہ میں حمایت دین اوسپر واجب تہی وہ اوس نے ادا کر دی اگر کلمہ کفر کا وہ ہو سے بدعت ضلالت و فساد کا ہووے تو اوس کا فساد بیان کرنا تاکہ مسلمانون سے اوسکا فساد منقطع ہو جاوے اب جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ محمود میان و باقر میان و محمد رفیق پشاوری اور کل شرف الدین ایرانی کے اشتہار و پر دستخط و مہرین کرنے والو نکو جو مرگئے ہین کافر کہنا بعد مرنے کے بیجا ہے اونکا جواب بحمد اللہ تعالی مدلل و دندان شکن ہو گیا اونکا واجب پر عمل کرنے سے منع کرنا اور بری بات کے عمل کرنے کا حکم کرنا ہے اور اچھی بات سے منع کرنا کام منافقین کا ہے اللہ تعالے جل جلالہ قرآن مجید مین فرماتا ہے المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض یامرون بالمنکر وینهون عن المعروف ویقبضون

ایدیہم نسوا اللہ فنسیہم ان المنافقین ہم الفاسقون وعد اللہ المنافقین والمنافقات والکفار نار جہنم خالدین فیہا ہی حسبہم ولعنہم اللہ ولہم عذاب مقیم

احباب اہلسنت اب آپ اپنی عقول سلیمہ مین سوچ لیں کہ طبیب حاذق علاج بیمار کا وہاں تک کرتا ہے کہ بیماری کی جہاں تک جڑ نہ اکہڑ جاوے۔ اصلی عذر حق بیمار کا نکالنا ہوا کرتا ہے اب اوس بیماری کو سوچین کہ کیا ہے۔ عرصہ تخمیناً اٹہارہ سال کا ہوا مولوی احمد حسن صاحب نے ایک اشتہار مطبع مجمع البحرین بمبئی مین شایع کرایا تہا اور اوس مین اونہون نے لکہا تہا کہ (محمود میان شرف الدین کے خسر نے مسجد انگریز کو تیس چالیس روپیہ کرایہ پر اونہون نے دی ہی) یہ مسجد ملک مقصود کی ہی مرآۃ احمدی جلد ثانی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۵۹ مین ہی۔ میان خان چشتی قدس سرہ سرآمد نامداران زمان حضرت میان خان نزدیک ملتان پور برکنارہ دریا سابرمتی حجرہ ساختہ مشغول می بود ومقبرہ شریف نیز ہمانجا نزدیک مسجد کلان سنگین کہ ملک مقصود بنا نمودہ واقع است۔ احباب سمجہ لین کہ محمود میان ایسے جاہل تہے کہ اونہون نے قرآن مجید مین یہ آیت کریمہ ساری عمر مین کبہی نہین پڑہی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا الا خائفین لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم ترجمہ کون ہی ظالم زیادہ اور کافر زیادہ اوس آدمی سے کہ منع کرے اللہ تعالی کی مسجدون کو اس بات سے کہ اوسکا ذکر اون مین کیا جاوے اور کوشش کرے اونکی خراب کرنے کی او نہین نہ چاہیے کہ داخل ہون اون مساجد مین مگر خوفناک ہو کر اونکے لیے دنیا مین رسوائی ہے۔ اور آخرت مین عذاب عظیم ہی۔ جنکے قبضہ مین مسجد مذکور ہی وہ رب العزت جل جلالہ کو زندہ سننے والا دیکہنے والا جبار قہار نہین سمجہتے۔ بلکہ اوس کے برخلاف شیطان نے اونکو اپنا مرید کرکے اونکی دلون مین یہ وحی کردی ہی کہ تم خدا تعالی کو معاذ اللہ معاذ اللہ مردہ بہرا انکے حالات کو نہ دیکہنے والا عاجز سمجہتے والا سمجہو اور یہ حب دنیا کے مرض مین مبتلا ہو کر وحی شیطانی پر ایمان لاتے ہین جب ہی اونہون نے اپنے مسجد نصرانی کے قبضہ مین دے رکہی ہی اونہون نے قرآن مجید مین اصحاب الفیل کا قصہ کیا نہین پڑہا رب العلمین نے کیسے ابرہا اور اوسکے لشکر ہاتیون کو ابابیل

کے مسور کی برابر کنکر یعنی ست فنا کر دیا وہی جل جلالہ یہان بہی ہی اس واسطے تو یہ نکر نکلے تو وہ جڑ
اوکہیڑ کر پہینکدیونگا وہ ابہی اتنا نہین سمجہتی کہ عادت رب العلمین کی یہ ہے کہ وہ ظالم کو مہلت دیتا
ہے جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو پہر اوسکو جڑ سے ہی اوکہیڑ دیتا ہی کفار مکہ معظمہ نے کعبہ شریف مین بت پرستی
کرکے کعبہ کی حقارت مدت مدید تک کی اونکو خدا تعالے نے چہوڑ دیا جب اونکو پکڑ لیا تو پہر اونکو جڑ سے
اوکہیڑ دیا اور کعبہ شریفہ کو بتون سے پاک کر دیا اور کل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان
زهوقا کر کے اپنے بندون کو دکہادیا۔ مولوی احمد حسن صاحب نے تخمینا اٹہارہ سال سے اون کو
تنبیہ کی نگر اوتہون نے بالکل خیال اونکا کیون خیال کرین۔ یہ مسجد اسکے قبضہ مین تخمینا چالیس برس سے ہے
اور اسکا چالیس روپیہ کرایہ آتا ہے۔ اس صورت مین اسکا کرایا ۱۹۲۰ دنیس ہزار دوسوکے قریب ہوا ہی اتنی
بڑی آمد کی چیز وہ کیسی چہوڑ سکتی ہین خوف خدا مین اتنا بڑا نقصان ہی وہ اپنا نقصان ہرگز نہین کر سکتی
وہ تو ضرور اوسکو حلال بناوینگے سنہ ۱۳۲۰ ہجری مین رسالہ ملعونہ گہگہریہ مین اسکو نور الحسین ایرانی اور
شرف الدین ایرانی و محمود میان و باقر میان و حاجی میان بمبئی والے نے حلال کر دیا افسوس رسالہ کے

صفحہ ۵ مین سب سے ایمان نکلتے ہین (علاوہ برین یہ کہ مسجد منہدم و مستغنی عنہ ہو اوسکا حکم بقول امام محمد رحمہ اللہ

تعالی کے کہا ہے ایا اسکے واقف یا اسکے ورثا کی ملکت کیطرف عاید ہوتی ہی کہ نہین اس سے مشتہر صاحب
سمجہتے ہین) اجی ایرانی صاحب میری سمجہ مین یہ نہ آیا کہ یہ مسجد ملک مقصود ملک ہے اور محمود میان شیخ فاروقی
ہین یہ اونکی وارثون مین کسطرح ہوگئے اور محمود میان کے شجرے مین ملک مقصود کا نام بالکل نہین اب ملک مقصود
محمود میان کے دادا کسطرح ہو سکتے ہین جب دادا ہونا ثابت نہو اتو میراث کا دعوے باطل محض ہوا اور
گہگہریہ مین مسجد کا منہدم و مسمار ہو جانا لکہا ہے وہ بہی سراسر جہوٹ ہی فی الحال وہ مسجد شاہی باعین موجود ہے
اور انجمن امداد الاسلام نے اوسکا فوٹو بہی لے لیا ہے وہ فوٹو احمدآباد مین چہہ آنہ کا بکتا ہے اوجناب ایرانی
صاحب آپ اسبات کو بہی سمجہ لیجیے کہ مولوی احمد حسن صاحب مرحوم قول امام محمد رحمہ اللہ تعالے سے سمجہے نہین
تہے یہان صورت یہ ہے کہ خدا تعالے نے اپنی صفت غضب کا جلوہ ڈالکر آپکو دل اور آنکہون سے اندہا کر دیا ہے
اور شیطان نے آپکو اپنا مرید بنا کر آپکا ایمان سلب کر لیا ہے۔ آپکے قلب مجسم پر آپکا پیر ضلالت ابلیس

یعنی وحی کرتا ہے اور آپ اپنے چچا سسرے کے فتے حرام کو حلال بتادو اسواسطے کہا اوس نے آپکے لئے
کفر کو اسلام بنادیا من ترا قاضی بگویم تو مرا ملا بگو کرکے اوس نے دکھادیا اب بارہ آپکے سامنے حق ظاہر
کرتا ہے آپکو خبر نہین کہ اس موقع مین فتوے حضرت قاضی امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالے کے قول پر ہے
اور قول امام محمد رحمہ اللہ تعالے کا مہجور ہی اور اوسپر فتوی دینے سے ضرر دنیا و آخرت کا ہے۔ جناب ایراتی فدا؛
دنیا کا نقصان تو آپ کو رب العالمین نے یہ دکھا دیا کہ جتنے بیچے نے آپ کو کافر کہدیا اور کورٹ نے بھی آپنے
اپنے کفر کو تسلیم کرلیا۔ اخبار بمبئی سماچار تاریخ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کا ملاحظہ فرمائیے اب آخرت مین تم بھی دیکھ لینا
اور ہم بھی دیکھین گے کہ کیا ہوتا ہے فتاوی حمادیہ کے صفحہ ۴۴۳ مین ہے من الخانیۃ والفتوی علی
قول ابی یوسف انہ لا یعود الی ملک مالکہ ابدا من جامع المضمرات والفتوی علی قول
ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی انہ لا یعود الی ملک مالکہ ابدا لان الوقف اعتاق الارض
وبیع العتق لا یجوز من المضمرات والفتوی علی قول ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی اور صفحہ
۴۴۳ مین ہے ونحن لا ناخذ بقول محمد ولا نفتی بجواز بیعہ وان خرب ما حولہ تعظیما للمسجد
واحتراما لہ وذکر فی التجنیس فی موضعین فی الوقف والبیوع ونحن لا ناخذ بقول محمد
ولا نفتی بجواز بیعہ وان خرب ما حولہ تعظیما للمسجد واحتراما ومن السغناقی ولما اجتمع
فقہاء الامصار علی شی فقول واحد یخالف قولہم یکون خلافا ولا یکون اختلافا وایضا
ینفذ فی موضع الاختلاف لا فی موضع الخلاف فیما اجتمع علیہ الجمہور لا یعتبر بمخالفۃ
البعض یعنی ان الاجماع ینعقد باجتماع اکثر اہل الاجماع علی حکم وان کان الاقل
منہم یخالفہم لان العبرۃ للاکثر من المضمرات ولا یجوز للمفتی ان یفتی ببعض الاقاویل
المہجورۃ لجر منفعۃ لان ضرر ذلک فی الدنیا والاخرۃ اتم واعظم بل یختار اقاویل المشائخ
ومختاراتہم ونقتدی بسیر السلف اب محمد رفیق کے شاگردون اور معتقدون پر اور محمود
میان و باقر میان کے مریدون وخلفاء پر اولاد پر فرض ہے کہ جب اکیوسے زائد علمانے اون کے
کفر کا فتوے دیدیا تو وہ سب اونکو کافر سمجھکر اونکے ساتھہ کفار کا سا برتاو کرین اگر یہ نہ کیا اور

اوسپر جو عالم علما نے لگا یا ہے اگر اوسکو جہٹلا وینگے یا اونکے کافر ہونے مین شک کرینگے یا سکوت کرینگے یا توقف اور بیچار کرینگے یا اونکی عقائد سخنہ کو صحیح کہینگے یا اونکی کفر وعذاب مین شک کرینگے ان کل صورتون مین وہ بہی کافر ہوجاوینگے۔ یہ مضمون شفا شریف واعلام بقواطع الاسلام مین ہے یکفر ایضا من کذب بشئ مما صرح فی القرآن من حکم او خبر او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک او شک فی شئ من ذلک نا وسے حدیثیہ امام ابن حجر کی مین ہے التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار شفا مین ہے وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او نص حدیث مجمع علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ ولہذا نکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیہم او شک (فی کفرہم) او صحح مذہبہم وان اظہر الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہارہ ما اضمر من خلاف ذلک اھ مختصرا مزید اس نسیم الریاض ما بین الہلالین اوسی مین ہی اجماع علی کل من لم یکفر کل من فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرہ او شک الخ بزازیہ و درمختار وغیرہما مین ہی من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر رب العلمین اپنے نیک بندون کو ضالین مضلین و منافقین کے شر وفساد سے بچاوے ۔ آمین ثم آمین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

کتبہ الراجی الی اللہ العظیم محمد فضل کریم السنی الحنفی القادری الدہلوی عفا اللہ عنہ

محمد فضل کریم

الجواب صحیح لاریب فیہ
العبد محمد عبد الرشید الدہلوی عفا اللہ عنہ

۱۳۲۳
ہو الحکیم الرشید

واہیہ علمائے بریلی و پیلی بھیت۔ و رامپور۔ و بمبئی۔ و انور و الہ آباد۔ و مراد آباد۔ و لاہور۔ عمّ فیوضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہم لک الحمد فقیر غفرلہ القدیر نے یہ سوال و جوابات مطالعہ کئے فی الواقع اشعار مذکورہ
ن سبت کلمات غلو کے ہیں اور اونکی اشاعت اور مجمع مین قراءت معتقدین عوام کی بربادی و ہلاکت ہے
ل الخصوص مصرع پنجم ذات ہے اوسکی ہو اللہ الخ اور تاویلات بعیدہ کے عامہ سامعین در کنار
الیا قائلین کے ذہن بہی وہانتک نہ پہنچین ایسے لوگون کو نفع نہ دینگے اور معانی ظاہرہ کے قبول کرنے
اونکو کفر سے نہ بچا دینگے فتاوے خلاصہ و محیط و جامع الفصولین و فتاوے عالمگیریہ وغیرہا مین
ہے ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان لم یکن لا
ینفعہ حمل المفتی کلامہ علی وجہ لا یوجب التکفیر اور مصرع دہم کا توصیح مفاد
ہی سے ہے کہ محمود مین واو و ہاب نام اقدس محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے زائد دیکہا محمود کی تفضیل گمان
پیدا ہوا اوسی اگرچہ بلفظ گمان بیان کیا ہے۔ مگر ضروریات دین کے خلاف ہر طرح جزم کفر ہے یون ہی
ن و شک موہم سب کفر ہین اس زیادت کو اگرچہ اور وجہ پر حمل کرسکتے تہے۔ مگر مصرع ثانی بتا رہا ہے
۔ وہ ایسا ہی ناپاک و نامحمود گمان ہر دو جگہ ہے اور بچہ کے پردہ مین چھپایا ہے عارف محاورات اہل
لام کا بردار مخفی نہین بہر حال جیسا حفظہ اللہ تعالی نے چند وجہ دیگر کفر محمود میان کی بیان فرمائی ہے کہ اوسکے
منکر قرآنیت معوذتین کا مسلمان ہونا اور ان علیا مولی المؤمنین کو قرآن جاننا اور قرآن عظیم
وجود عند المسلمین مین نقص کہو رکہ سمجہا۔ اور ان باتون مین ایرانی کی تقلید و تائید کی اسوجہ مین تو اہل
جائے کلام ہی نہین والعیاذ باللہ رب العٰلمین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک
رحمۃ انک انت الوہاب آمین

كتبه عبد المذنب احمد رضا البريلوي عفي عنه
بمحمدن المصطفى النبي الامي صلى الله تعالى عليه وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفی احمد رضا خان

ذلك كذلك والحمد لله خير مالك
كتبه محمد بن المعروف بحامد رضا البريلوي عفي عنه بالكرم
النبوي آمين

محمد حامد رضا خان

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله
وصحبه وابنه وحزبه المكرمين عنده اما بعد فما افاده شيخنا المجدد
المائة الحاضرة فهو الحق الصراح والصدق الصراح وماذا بعد الحق
الا الضلال والله تعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم كتبه عبده
العاصي ظفر الدين البهاري عفي عنه بمحمدن المصطفى النبي الامي صلى الله تعالى
عليه وسلم

۱۳۲۸
سنی حنفی قادری رضوی
عبد المصطفی ظفر الدین احمد

الجواب صحيح والمجيب نجيح كتبه محمد عبد الرحمن
عفي عنه بمحمدن المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم

سنی حنفی قادری رضوی
محمد عبد الرحمن سیفوی

۷

اصاب المجیب جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا و یثبت کتبہ الفقیر الی ربہ نواب مرزا غفرلہ

سنی حنفی قادری رضوی
عبدہ النبی نواب مرزا
۱۳۲۸

۸

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبد الغفور قادری عفی عنہ

قادری محمد عبد الغفور عفی عنہ ۱۳۲۶

۹

صح الجواب واللہ اعلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبدہ النبی الامی محمد نور احمد

۱۰

الجواب صحیح واللہ اعلم اسماعیل عفی عنہ
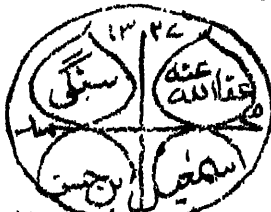
۱۳۲۷ عفا اللہ عنہ سنگی محمد اسمعیل بن حسن

۱۱

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب فقیر فیض الدین احمد عفی عنہ

۱۳۲۷ عفی عنہ محمد فیض الدین

۱۲

صح الجواب واللہ اعلم معین الدین عفی عنہ
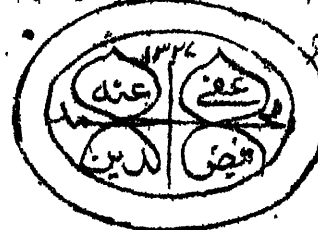
۱۳۲۶ معین الدین

۱۳

صح الجواب فقیر فتح اللہ عفی عنہ

عفی عنہ فتح اسماعیل

۱۴
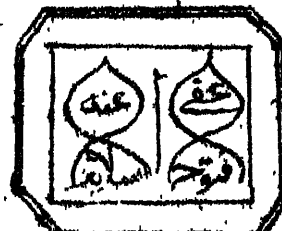
سبحانه ما اعظم شانه لا شریک له تعالی عن الحال والمحال و الحیثی
والجہات هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد
والصلوة والسلام علی من بعث بالدلیل فیه شفاء لکل علیل من شانه
لولاک لما خلقت الدنیا لا لغیره وعلی آله واصحابه الطیبین الطاهرین الذین
هم نجم الهدی ابیه والیقین جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان
زهوقا - کتبه عبده العاصی محمد الحافظ الدین سنگی عفا الله عنه
الصوری والمعنوی بحرمة النبی الامی صلی الله تعالی علیه وسلم

۱۵
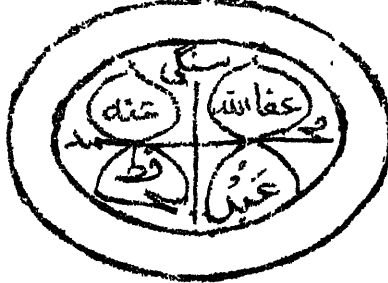
اللهم ارنا الحق حقا والباطل باطلا فی الواقع مرحبا احیا مد السنه ماحی
البدعة امام العلماء الاعلام افضل الفضلاء الکرام سید المحققین سند المدققین
برهان المتکلمین حجة الله فی الارضین هادی العباد الی مرشد الرشاد دام فیضکم
فیضکم بدلائل عقلی ونقلی قائل اشعار مرتبین را جواب داده اند هذا هو الحق
والدین القیم وما سواه باطل ومردود وبعید عن الصواب والله تعالی اعلم
المرجع والمآب عبده العاصی محمد عبد السبحان المدعو کهالوی عفی عنه بجاه
المصطفی النبی الامی صلی الله تعالی علیه وسلم

[۱۷] حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

ایسے اشعار ناقابل گفتار موجب کفر و ضلال باعث وبال و نکال انکی قرأت و اشاعت عوام کالانعام کی ہلاکت انسے توبہ لازم۔ اہلحدیث نیچریہ کا یہ مضمون مجیب لبیب کی تحقیق انیق لاریب مطابق حق حقیق کے ہے واللہ ولی التوفیق عبیدہ المذنب ابو الصدیق المعروف بمحمد صدیق علی غفر اللہ لہ الولی العلی۔

هو العلام
عفر الله لهم برکاتی
بریلوی محله گڑھیا محمدی
قائم علی محمدی حنفی قادری
ابن مولانا لائق علی ابن مولانا
ابو الصدیق محمد صدیق علی
۱۳۱۵
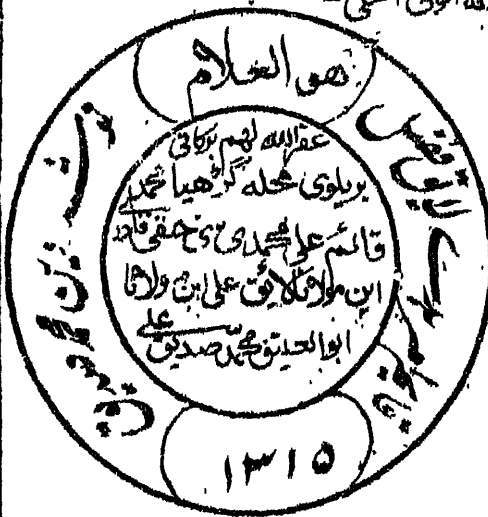
[۱۸] الجوابان صحیحان رقمہ عبیدہ السید حسین بن المرحوم العلامۃ السید عبد القادر الطرابلسی المدنی نزیل بریلی
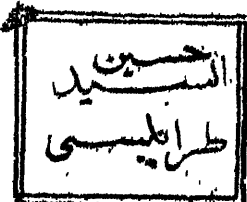
السید حسین طرابلسی

مواہیر علمائے احناف پیلی بھیت عمم فیوضہم

[۱۸] میں امام اہلسنت حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب کی تائید اور موافقت کرتا ہوں۔ فقط وصی احمد مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت۔

محمد وصی احمد ناصر دین

[۱۹] الجواب صحیح

محمد عبد اللطیف
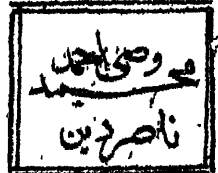
[۲۰] الجواب صحیح والمجیب نجیح حررہ عبد الاحد المشہور بسلطان الواعظین مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت ابن حضرت مولانا وصی احمد صاحب قبلہ معروف بمحدث سورتی مدظلہ العالی
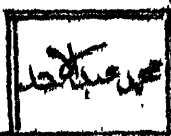
محمد عبد الاحد

مواہیر علماے احناف رامپور مدالله ظلال علومہم علینا

۲۱

الجواب صحیح عبد الغفار رامپوری

الغفار خان
محمد عبد

۲۲

الجواب صحیح والراے نجیح ۔ محمد ارشد علی عفی عنہ

محمد ارشد علی

۲۳

مینے چند مقام سے اس رسالہ کو دیکھا جواب مجیب صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم فقط

راقم خواجہ احمد عفی عنہ رامپوری قادری

خواجہ احمد

۲۴

خاکسار امیدوار رحمت پروردگار نے یہ سوال جوابات کو بنظر غور دیکھا واقعی اشعار مذکورہ فی السوال کا پڑھنا ہرگز جائز نہیں ۔ محمود میان کو لازم کہ ایسے اشعار کے پڑھنے سے اپنے معتقدین کو منع کریں اور مقولہ سعدی علیہ الرحمہ احمق را ستایش خوش آید کے وعید مین داخل نہوین ۔

راقم حافظ عبد الواحد امام و خطیب مسجد مرغی والہ بمبئی

حافظ عبد الواحد

۲۵

ذالك كذالك ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی عفر الله له ولوالدیه

محمد دیدار علی

۲۶

الجواب صحیح

فقیر حقیر محمد رکن الدین نقشبندی الوری

محمد رکن الدین

۲۷

نحن علی ذلك من الشاهدین سید محمد فاخر محمود محمدی چشتی ابو العلائی الہ آبادی عفر لهٗ

سید محمد فاخر

فتوی مکۂ معظمہ

بعض کچھے صوفی بلکے ملحد اپنی تصویرونکی تعظیم اپنے جہال مریدین سے کراتے ہین اونکے رد مین علماء مکہ معظمہ کا فتوے احباب اہلسنت پڑہکر حق بات کو معلوم کر کے اوسپر عمل کرین —

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الرؤف الرحیم - اما بعد

سوال

کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ہمارے یہان شہر احمد آباد مین اندنون چند کابیان فوٹوگراف کی شائع ہوتی ہین اونمین ایک کاپی شرف الدین صاحب ایرانی ساکن احمد آباد دریاپور متصل حجام پول کی تصویر فوٹوگراف ہین اونہون نے بنوائی ہی اور ایک کاپی مین میان محمود چشتی ساکن احمد آباد محلہ شاہ پور کی تصویر فوٹوگراف ہین اونہون نے بنوائی ہی اور اسیطرح اونکے پوتے فرید میان صاحب نے بہی اپنی تصویر فوٹو مین بنوائی ہی اور محمود میان صاحب کے حقیقی بہائی میان فخر الدین صاحب نے بہی اپنی تصویر فوٹو مین کہنچوائی ہے - اور ایک فوٹو مرزا کوثر صاحب نے بنوایا ہے جسمین چند سادات وشاستخان احمد آباد جو چشتی ہونیکے مدعی ہین اون فوٹو کی کاپی نہ شریک ہین کیا فوٹو مین تصاویر بنوانا اور اوسکو مکان مین تبرک کے طور پر رکہنا جائز ہے یا نہین بینوا بیانا شافیا توجروا اجرا وافیا —

الجواب

ہو چکا ہے ملو ہوتی دا میں ۱۳۱۴ھ مین جسکو عرصہ چودہ برس کا ہوتا ہی ایک کتاب صدیقی پریس قصور مین طبع ہوکر شایع ہوتی ہی نام اوسکا **تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل** ہے اوس کے صفحہ ۳۲۲ مین ایک فتوی علماء مکہ معظمہ کا ہی اوس سے جواب اس سوال کا بہی ماقلین سمجھ سکتی ہیں ہیہ احباب اہلسنت کی خدمات عالیہ مین کرتا ہون مطالعہ فرمانے سے واقف ہوجاوینگے۔

ترجمہ فتوے مکہ معظمہ بجواب رسالہ تصویرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین آپکا فضل ہمیشہ رہے اور ہم کو آپکے علوم سے نفع پہونچے اس بات مین کہ منشی عبد الغفور دہلوی چشتی نے ایک رسالہ بنام **گلبن جنت** بنایا ہے جسمین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے خلفاے راشدین اور تمام آئمہ اہلبیت طاہرین اور چاروں اماماں مجتہدین او مشایخ چشتیہ کی تصویرین لکھی ہین اور دہلی مین اسکو چھپوایا اور مشہور کیا ہے اور اسکے اخیر مین اپنی تصویر کا ہیہ درج کیا ہے تاکہ لوگونکو انکی زیارت سے فیض عام ہو۔ یہ ایک حصہ تمام ہوا اب باقی سات حصون مین جن مین مشایخ عظام کی تصویرین ہین شروع کرتا ہون اگر زندگی رہی تو باقی حصے بہی پورے ہو جاوینگے اور سب خاص و عام کو نفع پہنچیگا تو بس یہ رسالہ ہندوستان و پنجاب مین پہیلا۔ عوام کیا بہی خواص اہل اسلام نے بہی اس نسخہ کے خریدنے کو بنظر حصول ثواب اہتمام کیا۔ حالانکہ وہ نقشا و حلیہ کے خلاف مین جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اور آپکے تین خلفاء راشدین کے ہاتہ مبارک مین تسبیح پکڑائی ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ تسبیح کا وجود یقیناً اُنکے زمان سعادت نشان سے بہت پیچہے ہوا ہی۔ اور جیسے حضرات حسنین کی تصویرین سوار یش کے ہین حالانکہ خود اسی پہلے امام کی وفات اہتالیس ۴۸ سال کی عمر مین اور دوسرے امام کی شہادت ۵۵ پچپن یا

ناوں برس کی عمر لکھی ہے تو اب ضروری تھا کہ اس سے پہلی کی انکی ریش مبارک دراز ہوتی اور جیسے
بت اماماں اہلبیت کی تصویرین گھوڑوں پر سوار لکھی ہیں پس آیا دین میں جاندار و نکی تصویرین
بانی اور یہ خیال کرنا کہ اس کے دیکھنے سے صاحب تصویر کی زیارت ہو جاتی ہے اور یہ فیض عام ہے
داہی یا حرام اور ان تصویروں کے دیکھنے سے ثواب ملتا ہے یا گناہ اور بر خلاف عالیہ کے صاحب
صورت کی توہین ہے یا نہیں۔ آپ ہم کو فتوی دین خدا سے اجر ملیگا اور حق ظاہر ہو کر موجب اطمینان
ہل ایمان ہوگا۔ اور اس استفتا کے ساتھ وہ رسالہ مطبوعہ بھی بھیجا جاتا ہے کہ آپ دیکھ لین فقط
جواب سب حمد اس ذات پاک کو ہے جو اس کے لائق ہے۔ اور مین اس سے مدد اور توفیق مانگتا
دن یشرع شریف میں جاندار و نکی تصویر بنانی نا روا ہے اور تصویروں کا دیکھنا اس خیال سے کہ صاحب
تصویر کی زیارت ہو گئی سخت خطا ہے۔ اور ان کے دیکھنے سے فیض عام کیا گناہ ملتا ہے اور یہ کام
رام ہے۔ علامہ سید احمد طحطاوی علیہ الرحمہ حاشیہ درمختار مین فرماتے ہیں کہ ظاہر کلام امام
نووی کی صحیح مسلم کی شرح میں یہ ہے کہ اجماع امت سے تصویر جاندار کی بنانی حرام اور گناہ
کبیرہ ہے۔ اسلیے کہ اسپر سخت وعید وارد ہے جو صحیحین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
یلتا ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو اور گناہگاروں سے سخت تر عذاب
ہوگا۔ انسے کہا جائیگا کہ تم ان تصویروں میں جان ڈالو پھر فرمایا یعنی امام نووی نے کہ خواہ
تصویروں کو ذلیل کرنے کے واسطے بناوے یا تعظیم کے واسطے بہر حال تصویر کا بنانا حرام ہے
خواہ وہ خدا تعالے کی پیدایش سے مشابہت کرتی ہے اور خواہ وہ تصویر کپڑے میں یا بچھونے میں
درہم یا دینار یا پیسہ یا برتن یا دیوار وغیرہ میں ہو انتہی۔ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹا تکیہ خریدا جسمیں تصویرین تہین۔ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہ آئے۔ حضرت
عائشہ نے آپکے چہرہ میں ناپسندیدگی دیکھکر عرض کی یا رسول اللہ مین خدا اور اسکے رسول کیطرف
توبہ کرتی ہون میں نے کیا گناہ کیا ہے۔ تو آپنے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے عرض کی کہ مینے آپکے واسطے

مزید اہی کہ آپ اسپر بیٹہین اور تکیہ لگاوین تو آپنے فرمایا کہ ان تصویرون کے بنانیوالے قیامت کے
دن عذاب کئے جاوینگے۔ ان کو کہا جائیگا کہ ان مین جان ڈالو جو تمنے صورتین بنائی ہین۔ اور فرمایا
کہ جس گہرمین تصویر ہوتی ہی اوس مین فرشتہ نہین آتا اور صحیحین مین حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے ہی روایت ہی کہ انہون نے اپنے ایک چہوٹے دریچہ پر پردہ لٹکایا جسمین تصویرین
تہین تو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسکو چاک کر دیا۔ اور بخاری نے حضرت عائشہ ہی
روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہرمین ایسی چیزین نہین چہوڑتے تہے جسمین تصویر ہو۔
مگر اس کو دور کر دیتے تہے یا توڑ دیتے تہے۔ اور صحیح مسلم مین ابی الہیاج سے روایت ہی کہ اس کو
حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ مین تجہکو بہیجتا ہون جیسا کہ مجہکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہیجا تہا کہ جہان تصویر دیکہو اسکو مٹادو اور نیز ان تصویرون کے بیان مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و اہانت ہی کیونکہ آپکے حکم کی اطاعت نہین کی گئی ہی۔ تیسیر شرح جامع صغیر
مین اکرام کی تفسیر جو صحیح حدیث کہ سلطان زمین مین خدا کا سایہ ہی جسنے آپکی اکرام کی خدا کی اکرام کی۔
اور جسنے آپکی اہانت کی خدا کی اہانت کی تو قیر اور بزرگ رکہنی اور فرمانبرداری آپکے حکمونکی اور اہانت جو
اسکی ضد ہی اسکی تفسیر اسکی ضد سی کی ہی۔ اور ایسا ہی سراج منیر شرح جامع صغیر مین تفسیر کی ہے۔ اور مولانا
علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکہتے ہین کہ جو خدا کی بادشاہ کی زمین مین اہانت کرے یعنی اوسکو ذلیل
کرے بدینوجہ کہ اس کو ایذا دی یا اسکی بے فرمانی کری خدا اسکی اہانت کرتا ہے اور صورت خلاف حلیہ
پر نقش کرنے مین بہی سخت توہین ہی رسول کی صلی اللہ علیہ وسلم اور اماماں دین کی اور اتہام افترا ہی خصوصاً آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بیشک آپنے فرمایا ہے جو مجہپر عمداً جہوٹ باندہتا ہے وہ اپنا مکان دوزخ مین
مقرر کرلے اور نیز آپنے فرمایا کہ مجہپر جہوٹ باندہنا کسی اور پر جہوٹ باندہنے کی طرح نہین ہے جو مجہپر
جان بوجہہ کر جہوٹ باندہے اپنا مکان دوزخ مین مقرر کرے۔ بناہ بجہ ابس لازم ہی کہ منشی رسالہ
مذکور کے بنانے والے کو اس رسالہ کے مشہور کرنے سے روکا جاوے کہ اس رسالہ مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا آپکے دین مین اپنی طرف سے حکم بتانا ہے اور اس منشی آپکی اہانت اور افترا

کرنے والے کو ایسی سخت سزا دیجائے جسکو وہ لایق ہی اور حق تعالے کو بہت علم ہی اور اسکا علم بہت پورا اور محکم ہی۔ اس تحریر کے لکہنے کا حکم کیا شریعت کی خادم امیدوار لطف خفی محمد صالح ابن مرحوم صدیق کمال حنفی مفتی مکہ معظمہ کے لئے خدا اون دونوں کی مددمین ہو حمد و درود وسلام سے

فتوے حضرت مفتی شافعیہ مکہ معظمہ جو شیخ العلماء بھی ہین

خدائے یگانہ کے لئے حمد ہی۔ اور درود اور سلام ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے آل و اصحاب پر جو آپکے پیچھے آپکے نائب ہین۔ بار خدایا صواب کی ہدایت فرما۔ ان تصویرون کے بنانے کی حرمت مین کوئی بھی شک نہین ہی اور اسکے حرام ہونے کے دلائل اسلام مین بکثرت ہین اور جسقدر مفتی صاحب حنفیہ نے لکھی ہین کافی ہین اور جو منشی مذکور نے اس رسالہ مین تر[۴۳]سیمہ تصویرین لکھی ہین یہ بہت روشن دلیلون سے ہی کہ اس کو دونون علم عقلی و شرعی مین کچھ بھی دسترس نہین پس ہم حق تعالے سے ہدایت کے بعد گمراہ ہونے سے عافیت مانگتے ہین اور باوجود اس جہالت کے دعوے معرفت سے پناہ مانگتے ہین ہم۔ اور خدای پاک بلند کو بہت علم ہی اللہ تعالے سے کمال کامیابی کا امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل مکہ معظمہ کے شافعیون کے مفتی نے اسکو لکھا خدا اسکو اور اسکے ماں باپ و مشائخ و تمام اہل اسلام کو بخشے آمین

محمد سعید بابصیل

بعد حمد اور درود کے حق تعالے سے اس جواب دینے والے کی نیکی کو چاہتا ہے اور اوسکو بہت علم ہے

اور اسی جواب کی مدد ہی جو کتاب کنز العمال میں لکھا ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ
مین داخل ہوتے اور دوگانہ ادا کیا تو اسمین حضرت ابراہیم واسماعیل واسحق علیہم السلام کی تصویر دیکھی
کہ مشرکون نے حضرت ابراہیم کے ہاتھ قمار کے تیر دئے ہوتے مین جو آپ اس سے حصے بانٹ رہے
مین تب آپنے فرمایا خدا ان کو غارت کرے۔ حضرت ابراہیم تیرون سے حصے نہین بیکتے تھے پھر آپ
زعفران منگوایا اور اون تصویرون کو ملکر اونکو مٹایا اور نیز اس کنز العمال مین ہی کہ حضرت اسامہ بن زید
کہتے ہین کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ مین داخل ہوا تو آپنے اسمین کچھ تصویرین دیکھین
اور ایک ڈول پانی کا مجھسے منگواکر محو کردیا اور فرمایا اس قوم کو ہلاک کرے جو تصویر بناتے اور اوس مین
جان نہین ڈالسکتے ہین طاہین طحاوی وطب ص اور حق تعالے کو بہت علم ہے اور اسکا علم تمامت
ہے محمد عبدالحق نے اسکو لکھا خدا اسکو بخشے

عبدالحق

جو ابہا سہنہ والاصواب کو ہیوںنچا

حضرت نور مدرس اول

حضرت نور

عبدالسبحان مدرس دوم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

عبدالسبحان

منشی عبدالغفور دہلوی چشتی کے زعمی رسالہ گلبن جنت کا جواب باصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا قولکم دام فضلکم ونفعنا بعلومکم فی ان المنشی عبدالغفور الدھلوی موطناً و
الجشتی طریقۃ الف رسالۃ مسماۃ بہ گلبن جنت وصور فیہا تصویر الرسول الکریم علیہ
الصلوٰۃ والتسلیم وتصاویر الخلفاء الراشدین وجمیع ائمۃ اھل البیت
الطاھرین رضی اللہ عنہم اجمعین وتصاویر الائمۃ الاربعۃ من المجتھد
وسائر المشائخ الچشتیۃ رحمہم ارحم الراحمین وطبع تلک الرسالۃ فی

بلدة دهلی من بلاد الهند واشتهرها بین الانام وقال فی آخرها بعد تحریر
تصویر نفسه الی حیث هذه التصاویر القدیمة وبینت تحت تاریخ حیات
کل واحد منها ولتحصیل الانام الفیض العام من زیارة هولاء الکرام طبعتها
وبفضل الله تعالی قد تمت هذه الحصة فی تصاویر المشایخ الچشتیة وشرعت
فی طبع الحصص الست الباقیة فی تصویرات المشایخ العظام فان بقیت الحیوة
فقد یکمل طبع الحصص الباقیة ویحصل الفیض منها للخواص والعوام
لسنحة مافیها مترجمًا فاشتهرت هذه الرسالة فی دیار الهند والپنجاب
وغیرها وتوجهت همم الخواص من اهل الاسلام فی الاهتمام باشترائها لتحصیل
الثواب التام والحال ان تلک التصاویر لیست علی حلیتها کاخذ الشبیه
فی ید سید المرسلین والثلثة من الخلفاء الراشدین صلی الله علیه وعلی
اله واصحابه اجمعین ولاشک ان وجود الشبیهة بعد ذلک لحین بالیقین
وکتصویری الحسنین امردین وقد صرح بوفاة الامام الاول بعمر ثمان
واربعین وشهادة الامام الثانی بعمر خمس وخمسین او سبع
وخمسین فیجب ان یکون لهما فی زمان قبل الوفاة لحیة طویلة وکتصویر
ثلثة من ائمة اهل البیت راکبین علی الافراس فهل یجوز فی الشرع
الشریف نقش التصاویر ذی الروح ویجوز زیارتها اخذا اوزاعمًا منها زیارة
صاحبها او یحصل بهذا العمل الفیض العام ام یحرم هذا الفعل
ویاثم بزیارتها الانام وفی نقش الصورة علی خلاف الحلیة یلزم
توهین صاحبها ام لا فتونا ماجورین حتی یظهر الحق ویطمئن طباع
المسلمین وتلک الرسالة مع هذا الاستفتاء مرسلة لملاحظتکم
سلمکم الله والسلام فقط الحمد لمن هو به حقیق ومنه استمد

العوت والسوفيق لا يجوز فی الشرع الشريف نقش التصاوير وذی
الارواح لا يجوز زيارتها مطلقا او زائرها منها زيارة صاحبها ولا يحصل
بهذا العمل الفيض العام ويحرم هذا الفعل ويأثم بزيارتها الانام
قال العلامة السيد احمد الطحطاوی رحمه الله تعالی فی حاشيته علی
الدر المختار وظاهر كلام النووی فی شرح مسلم الاجماع علی حرمة
تصوير صورة حيوان وهو من الكبائر لانه متوعد عليه بوعيد شديد
وهو فی الصحيحين عنه صلی الله عليه وسلم اشد الناس عذابا يوم القيمة
المصورون يقال لهم احيوا ما خلقتم ثم قال سواء صنعه لما يمتهن او
لغيره فصنعته حرام بكل حال لان فيه مضاهاة لخلق الله تعالی وسواء
كان فی ثوب او بساط او درهم او دينار او فلس او اناء او حائط وغيرها
انتهی واخرج الشيخان عن عائشة رضی الله تعالی عنها انها اشترت
نمرقة وهی وسادة صغيرة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله عليه وسلم
قام علی الباب فلم يدخل فعرفت فی وجهه الكراهية قالت فقلت يا رسول
الله اتوب الی الله والی رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلی الله عليه
وسلم ما بال هذه النمرقة قالت قلت اشتريتها لك لتقعد عليها
وتوسدها فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان اصحاب
هذه الصور يعذبون يوم القيمة يقال لهم احيوا ما خلقتم
وقال ان البيت الذی فيه الصورة لا تدخل الملائكة واخرجا
ايضا عنها رضی الله تعالی عنها انها كانت قد اتخذت علی سهوة
لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبی صلی الله عليه وسلم واخرج
البخاری عنها رضی الله عنها ان النبی صلی الله عليه وسلم

لم يكن يترك في بيته شيئاً فيه تصاليب الا نقضه اى ازال ذلك الشئ او قطعه واخرج مسلم عن ابی الهیاج الاسدی قال قال علی الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تدع تمثالاً الا طمسته اى محوته وفیه التوهین والاهانة لصاحب الشریعة سلطان الانبیاء والمرسلین علیه وعلی آله وصحبه وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وآلهم وصحبهم اجمعین بسبب عدم الانقیاد لامره صلی الله علیه وسلم ففی التیسیر شرح الجامع الصغیر فسر الاکرام الوارد فی حدیث صحیح السلطان ظل الله فی الارض فمن اکرمه اکرمه الله ومن اهانه اهانه الله بالتوقیر والاجلال لاو امره وفسر الاهانة الواردة فیه بضد ذلك وکذلك فسر فی السراج المنیر شرح الجامع الصغیر فی حدیث البشیر النذیر وفی مرقاة المفاتیح لمشکوة المصابیح لملا علی القاری رحمه الله الباری من اهان سلطان الله فی الارض ای اذل حاکماً بان آذاه او عصاه اهانه الله تعالی وفی نفس الصورة علی خلاف الحلیة توهین عظیم لرسول الله صلی الله علیه وسلم ولائمة الدین وافتراء علیهم رضوان الله تعالی علیهم اجمعین کما لا یخفی سیما علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد قال من کذب علی متعمداً فلیتبوء مقعده من النار نعوذ بالله منها فلیمنع هذه المنشی مؤلف هذه الرسالة المذکورة عن ترویج هذه الرسالة المسئول عنها التی فیها افتراء وتقول علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه وعلی ائمة الدین رضوان الله تعالی علیهم وعلینا معهم اجمعین ولیفعل بهذا الشخص المؤلف الموهن المفتری ما هو لائق به من النکال الشدید والله سبحانه وتعالی

وعلمه اتم واحكم امر برقمه خادم الشريعة راجي اللطف الخفي محمد صالح بن المرحوم صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة حالا كان الله لهما حامدا ومصليا ومسلما

محمد صالح كمال

الحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه السالكين منهجهم بعده اللهم هداية للصواب تصوير الصور المذكورة من المحرمات التي لا شك فيها وادلة تحريمها كثيرة شهيرة وفيما ذكره مفتي الانام المسطور اعلاه كفاية وما فعله المصور المذكور في رسالته مما صار به عدد الصور ثلاثا وستين صورة من ابلغ الادلة على قصور باعه في العلوم الشرعية والعقلية نسال الله العافية من الضلال بعد الهدى ومن دعوى المعرفة مع الجهالة والله سبحانه وتعالى اعلم رقمه المرتجي من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتي الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه ومشائخه وجميع المسلمين

محمد سعيد بابصيل

حامدا ومصليا لله در من اجاب والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب ويعضده ايضا ما في كنز العمال في تبويب الاقوال والافعال حيث قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت فصلى فيه ركعتين

فرای فیہ تمثال ابراھیم واسماعیل واسحق قدجعلوا فی ید ابراھیم الازلام یستقسم بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتلھم اللہ ماکان ابراھیم یستقسم بالازلام ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزعفران فلطخہ بذلک التماثیل من رعن جابر ایضا ما فیہ عن اسامۃ بن زید قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ فرای فی البیت صورۃ فدعا بدلو من ماء فاتیتہ بہ فجعل یمحوھا ویقول قاتل اللہ قوما یصورون مالا یخلقون ط س والطحاوی وطب ص ر واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم حررہ محمد عبد الحق عفی عنہ

المجیب مصیب
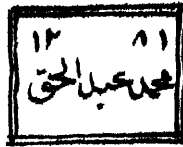
مدرس دوم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

المدرس الاول بالمدرسۃ صولتیہ مکہ معظمہ

فقیر نے ان اللہ کے جب تصویر کا رسالہ مدینہ منورہ میں پیش کیا تو حضرت مولانا شیخ خلیل مدنی نے فرمایا کہ اسکا جواب ہمارے پاس تلوار ہے اگر اسکا مولف ہو تو ہم اس سے پا داش لیں فقط فقیر بوقت واپسی جب دہلی آیا تو معلوم ہوا کہ شخص مذکور تو بکہ معظمہ کا قونسلے دکہا وقت معلوم ہوا کہ وہ چند ماہ سے مرگئے۔ تب حدیث مبارک قاتلھم اللہ کا کلمہ جو حضرت مدنی صاحب کی زبان پر آیا تھا اثر اسکی دیکھ لی اللہ تعالی لیے ان لوگوں کو ہدایت کرے جو مرشدوں کی تصویریں اپنے پاس رکھتے ہیں = اور یہ نہیں جانتے کہ بت پرستی کا ابتدا تصویروں کی پاس رکھنے سے ہوا تھا۔ فقط

رسالہ گلدستہ محمودی کی
نقل مطابق اصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد رب العلمین و نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کمینہ نادر علیخان
مالک مطبع گلزار دکن خدمات شائقین میں عرض کرتا ہے کہ جناب حافظ محمد منیر الدین چشتی
المحمودی حیدرآبادی خلیفہ حضرت قبلہ عالم شیخ محمود میاں صاحب قبلہ چشتی گجراتی احمدآباد
ادام اللہ برکاتہم نے ایک مجلس بطرز جدید قرار دی ہے کہ ہر سال اپنے پیر روشن ضمیر کا جلسہ
جشن تولد تاریخ ۱۵ ماہ جمادی الاول کو منعقد فرماتے ہیں۔ یہ طریقہ عہد برکت نشان نبی آخر زمان
میں اصحاب نے ادا کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کے
میلاد شریف کی خوشی سال بسال ادا کرتے تھے۔ یا حافظ صاحب موصوف نے اس طریقہ
سنت کو اپنے پر واجب کیا ہے۔ اور دستور یہ مقرر ہے کہ اپنے پیر بھائیوں سے ایک ایک شے
قسم ماکول سے منگوا کر اپنے مکان پہ تقریب جشن تولد کی ادا کرتے ہیں۔ شرط یہ ہے

کہ جو شخص کوئی چیز لاتا ہے وہ شریک دسترخوان ہوتا ہے۔ ہمارے وطن کے اپنے گھر کو اپنا پورا حصہ لیجاتا ہے۔ اب یہ نوبت پہنچی ہے کہ مرید غیر مرید سب کے سب بہزار آرزو شریک ہونے کی تمنا رکھتے ہیں۔ چنانچہ امسال کے سال ایسا ہی ہوا کہ اکثر عقیدتمند بھی شریک تھے۔ اور بہت اقسام کے اشیاء سامنے رکھے تھے بعد نذر شیخ اکل وغیرہ جلسہ برخاست ہوا۔ اور مصرع طرح محمود اوستاد حافظ صاحب ممدوح پر جو غزلیں لکھی اور پڑھی گئیں ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔ اس مجلس کی کیفیت قابل دید تھی نہ شنید۔ اللہ جلشانہ حافظ صاحب ممدوح کے عشق و محبت کو اپنے پیران باصفا کے ساتھ زیادہ اس میں برکت عطا کرے۔ آمین یارب العلمین۔

مصرع طرح

آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

جناب معلی القاب افضل الشعرا حضرت مولوی محمد کاظم حسین صاحب قبلہ المتخلص بہ شیفتہ کنتوری

لو مبارک ہو خدا کا رازداں پیدا ہوا — آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

مقصد انا عرضنا بیگمان پیدا ہوا — آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

ذی حسب والا نسب عالی مکان پیدا ہوا — خواجۂ [illegible] خوش بیان پیدا ہوا

احسن تقویم کا سر نہان پیدا ہوا — شور ہی کیا تھا [illegible] جان پیدا ہوا

متفق ہو کر یہی کہتے ہیں سارے اولیا — بہر تن جسم ولایت مثل جان پیدا ہوا

مجمع انوار ایزد مصدر فیض ازل — کیوں نہ چرچے ہوں کہ یکتائے زمان پیدا ہوا

ذات عالی فرد ہے مابین افراد بشر — غوث اعظم کہتے ہیں قطب زمان پیدا ہوا

کہتے جاتے ہین یہی گجرات کی جانب خضر
کوئی بتلا دے کہ وہ رہبر کہان پیدا ہوا

تابش خورشید محشر کا ہمین کیون خوف ہو
دامنِ حضرت بچاتے سائبان پیدا ہوا

آدمی کیا چیز ہین تابع ہوے وحش و طیور
جن پکار اُٹھے سلیمانِ زمان پیدا ہوا

دیکھکر خدامِ حضرت کو کہین گے اہلِ حشر
اہلِ جنت کا وہ دیکھو کاروان پیدا ہوا

صاف ظاہر صاف باطن صاف طینت صاف قال
یہ سراپا نور رشکِ قدسیان پیدا ہوا

رتبۂ عالی یہ کہتا ہے زبان حال سے
میری رفعت سے فلک پر آسمان پیدا ہوا

آتشِ بے اعتقادی جسکے سینہ مین رہی
قبر مین اوس شخص کے سرکرد ہوان پیدا ہوا

ہے فرشتون نے فلک پر قول روح اللہ کا
جانِ جان پیدا ہوا روحِ روان پیدا ہوا

قول ہے محمود کا جو کچھ ہے قرآن و حدیث
یہ تو اللہ و پیمبر کی زبان پیدا ہوا

پانون پر اوس قبلۂ عالم کے جھک جاتے ہین سر
بے تکلف قبلۂ اہلِ زمان پیدا ہوا

دیکھکر یہ کہتے ہین سب متقین حضرت کا غبار
کیا تماشا ہے زمین پہ آسمان پیدا ہوا

آج اپنی شاعری پہ شیفتہ کو ناز ہے
مدحتِ محمود کو یہ خوش بیان پیدا ہوا

جناب نواب میر احمد علیخان بہادر محمودی تخلص احمد رئیس حیدرآباد

شاہِ عالم قطبِ اعظم البن جان پیدا ہوا
آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

احمد و محمود مین ہے رازِ اسرارِ حقی
تھا جو پردہ مین نہان شکلِ عیان پیدا ہوا

قابلِ تاجِ خلافت وارثِ پاکانِ چشت
آج وہ مسند نشینِ خواجگان پیدا ہوا

شاہِ شاہان پیر پیران نورِ عین مصطفیٰ
مخزنِ ارشاد پاکِ صوفیان پیدا ہوا

احمدا بار گناہ سے ڈوبتی تھی ساری خلق

کشتی دریاے حق کا بادبان پیدا ہوا

جناب مرزا روح اللہ بیگ صاحب محمودی تخلص آمر شاگرد حضرت پاس

آج عالم میں جو محبوب زمان پیدا ہوا
بیکسون کے واسطے مژدہ رسان پیدا ہوا

گوہر دریاے رحمت مہر برج معرفت
فیض بخش خاندان چشتیان پیدا ہوا

جب ہوا اوس عارف باللہ کا حسن ظہور
عشق ہر ہر دل میں جیسے وہم و گمان پیدا ہوا

صفحۂ دل بنگیا ہی آیتہ توحید کا
جبکہ وہ نام خدا عالی نشان پیدا ہوا

دین کا غم ہے نہ کچھ دنیاے فانی کا خیال
آمر عاصی کے تئین کیا مہربان پیدا ہوا

جناب محمد فیض الدین صاحب محمودی تخلص بدر شاگرد حضرت شیفتہ کنتوری خلف جناب حافظ محمد منیر الدین صاحب منیر

گلشن امکان میں شور بلبلان پیدا ہوا
آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

کہکے یہ قدسی مبارکباد دیتے ہیں ہم
کیا رشید ابن حسام الدین میان پیدا ہوا

احمد آبادی ہی کیا محمود سے پاتے ہیں فیض
رہبر ہر سالک ہندوستان پیدا ہوا

افتخار نسل آدم مرجع جن و بشر
کیون نہ کہئے رہنماے انس و جان پیدا ہوا

آپکے رخسار و قامت دیکھکر بولے ملک
رونق افزاے گلستان جنان پیدا ہوا

چشم باطن سے کوئی دیکھے تو یہ معلوم ہو
ہادی راہ حقیقت بیگمان پیدا ہوا

کیوں نہ ہو فتح پور جو مثل ماہ چار دہ
جس کے اشعار سے یہ قدرداں پیدا ہوا

جناب مولوی غلام محمد صاحب محمودی تخلص حامد شاگرد جناب سالک مرحوم

آج کے دن افتخار قدسیاں پیدا ہوا
خیر مولد واہ کیا عالی مکاں پیدا ہوا

جانشین و قطب دیں حضرت شیخ نظام
نور چشم خواجگان چشتیاں پیدا ہوا

خط شبیہ ہو کیونکر نہ نازاں طرز پر
جسکی گدی پہ بادشاہ لامکاں پیدا ہوا

نیر برج ولایت شمع جمع عارفاں
قطب اقطاب جہاں غوث جہاں پیدا ہوا

نور مطلق لاتعین آگیا امکان میں
بے نشاں جو تھا وہ با نام و نشاں پیدا ہوا

رابطے واہوں ہو جسکی چشم معرفت
جسجگہ دیکھو جہاں وہ ہی وہاں پیدا ہوا

یہ تصرف ہی تو ہیں کا دین اور حضرت
عاملو ہے حامد معجز بیاں پیدا ہوا

جناب ملک حبیب اللہ صاحب غلام حسینی المتخلص بہ حسینی تلمیذ جناب شفیق کنتوری در قافیہ آسماں

آسماں پر شور اہل آسماں پیدا ہوا
آج محمود زمین و آسماں پیدا ہوا

جسنے دیکھا چہرہ انور کہا صل علے
یہ تو خورشید زمین و آسماں پیدا ہوا

حضرت خواجہ نصیر الدین کا یہ روشن چراغ
باعث رشک چراغ آسماں پیدا ہوا

سرنگوں رہتا ہوں ایسا بار منت سے
جسطرح فرش زمین پر آسماں پیدا ہوا

آج خوان شاہ نے جب قافیہ رکھا بلند — اس زمین شعر میں گویا آسمان پیدا ہوا
آپکی معراج کا ہو آپسے جو ورد ہے — فخر دینا تخمیر زمین و آسمان پیدا ہوا

رمز تیرے میلاد کی وہ شادی ہے محفل نہ
جس میں ایک ہی تابش ہو آسمان پیدا ہوا

جناب تراب علی صاحب محوی تخلص زور شاگرد جناب شہید دہلوی مرحوم

آج وہ شب ہے چراغ لامکان پیدا ہوا — ہے خدا کی شان نور حسن وہ انسان پیدا ہوا
واہ محمود و محمدین جو ہے وہ باب — اور کچھ پیدا ختم دلمیت گم ... ان پیدا ہوا
ذات ہے اوسکی ہو اللہ اور احمد کی صفات — کثرت و توحید کا سارا نہان پیدا ہوا
ہوگیا اللہ کو منظور جب اپنا ظہور — تھا کہان پہلے یہ ہندو اب کہان پیدا ہوا
قدس طیب مستطاب اقدس نطیف اطہری — یہ لبشہ ہم راستہ گرد میان پیدا ہوا
خوب ہو تو حفظ کیجے بجودی محمود ہو — بادہ توحید کا پیر مغان پیدا ہوا
رہبر حق مرشد دین محافظ سالار کل — کعبہ مقصود دل کا کاروان پیدا ہوا
مہر ایمان اختر اسلام ماہ دین حق — گنج الواحید اسکا آسمان پیدا ہوا
ہر لبشہ کی ہے زبان پر ورد یا مرشد مدد — وہ جوان پیدا ہوا پیر جہان پیدا ہوا
چشتیہ گھر کے غلام اب کیوں نہ ہوں اہل بہشت — عاقبت محمود باد اپنا میان پیدا ہوا

نقش پا اوسکا تو ہے وہ سجدہ گاہ زور ہم
اور ہے حجر اللہ کعبہ وہ جہان پیدا ہوا

جناب سید عبد المجید صاحب محوی تخلص سحر شاگرد جناب

شیفتۂ کنتوری

آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا — گنجِ اسرارِ حقیقت تھا نہان پیدا ہوا

سالکو دوڑو چلو راہِ حقیقت کی طرف — جانبِ حق رہنما سے گمرہان پیدا ہوا

سینۂ اقدس ہے ملو گوہرِ عرفان سے — ربعِ مسکون پر یہ بحرِ بیکران پیدا ہوا

ہو عیاں ہم خاکسارونکو بھی تا اعلے مقام — اسلیئے یہ دستگیرِ بیکسان پیدا ہوا

کیون ڈراتے ہو جہنم سے مجھے اے واعظو — خوف کیا پشت و پناہ عاصیان پیدا ہوا

مدحت لبہاے شیرین مین نہین کہلتے ہین لب — اور لو مداح گویا بے زبان پیدا ہوا

شش جہت سے تا فلک ہوگا ولادت کا فروغ — جلوہ افروزِ زمین و آسمان پیدا ہوا

ہو گی میری عاقبت محمود دل سے ہے یقین — پیر میرا دستگیرِ بیکسان پیدا ہوا

خلد مین جائینگے خادم حشر کے دن ساتھ ساتھ — سبکا رہبر پیشوا ہے کاروان پیدا ہوا

قمریان کہتی ہین باہم قدِ زیبا دیکھکر — دیکھو شمشادِ گلزارِ جنان پیدا ہوا

واہ کیا لکھی غزل محمود کے مضامین
سحر اپنے وقت کا معجز بیان پیدا ہوا

میرزا صاحب محمود تخلص طرب شاگرد جناب یاس

نخلِ بستانِ بہارِ بے خزان پیدا ہوا — جسکے گل بوٹے ہین سب وہ باغبان پیدا ہوا

جسکے باعث یہ زمین و آسمان پیدا ہوا — آج وہ پیدا ہوا جس سے جہان پیدا ہوا

چشمِ حق بین مین مکینِ لامکان پیدا ہوا — با نشان ہو کر نشانِ بے نشان پیدا ہوا

مژدہ ہو آج کرم یہ جانِ جان پیدا ہوا — گوہرِ درجِ حقیقت بے گمان پیدا ہوا

مژدہ باد اے گمرہان ہادی عالمیان — رہنماے خاندانِ چشتیان پیدا ہوا

اول و آخر تو ہی ہے کون ہے تیرے سوا — غیب پنہان تھا جسکے امر سے عیان پیدا ہوا

مخزن اسرار وحدت معدن کان صفا
سر حق کا یہ سراسر راز دان پیدا ہوا

حسرت و ارمان تمنا آرزو خواہش طلب
ایک ظہور حسن سے کیا کیا یہان پیدا ہوا

عرش سے تا فرش تہا بس ایک ظہور نور حق
جب وہ خورشید کرامت مہربان پیدا ہوا

جسکو ہے چون و چرا کہتا ہی عالم سربسر
شان محمودی مین وہ راز نہان پیدا ہوا

ہی رشیدہ خوب سے سارا ظہور کائنات
فخر محمود زمان برہان میان پیدا ہوا

واہ واہ وقت ظہور حضرت محمود پاک
تو مبارکباد عجب آئی کہ ہان پیدا ہوا

کیون نہو خاک مقدس احمد آباد شریف
آج محسود زمین و آسمان پیدا ہوا

عشق مین در پردہ چہیڑا جب طرب نی ساز دل
زمزمہ تار نفس سے بے دہان پیدا ہوا

جناب حضرت کریم اللہ شاہ محمودی تخلص عاشق خلیفہ حضرت
جناب قبلہ عالم شیخ محمود میان چشتی مدظلہ

کنت کنزا مخفیا سے یہ بیان پیدا ہوا
جسم مین محمود کے خود جان جان پیدا ہوا

شان مین آیا ہی جسکے صاف لولاک لما
وہ شہنشاہ زمین و آسمان پیدا ہوا

نقطہ سر وجود و علم اور نور و شہود
عشق بنکر دائرہ کے درمیان پیدا ہوا

کہلگئی جب سر حقیقت سے محمد کی یہ رمز
ذات سے محمود کے سارا جہان پیدا ہوا

منعکس حیرت کے آئینہ مین عکس ہی جب شخص کا
خود ملین کی شکل مین وہ لامکان پیدا ہوا

تخم ہستی سی جو نکلے بنکے ہم آئنے شجر
گلشن اعیان کا اپنے باغبان پیدا ہوا

دیکہلو محمود کی ہی خود محمد کی شبیہ
آج پھر احمد ہوے ہندوستان پیدا ہوا

بنگیا واجب سی ممکن عشق مین جسکا وجود
وہ وجود بے نشان خود بانشان پیدا ہوا

صورت اجمال باطن کے سب کی تفصیل آگئی
تہا جو باطن مین وہی ظاہر یہان پیدا ہوا

گنج مخفی مین صداے صوت جسکی سنتے تھے
ہو دزبان بیکر وہ یار بے زبان پیدا ہوا

اپنی آنکہون کی پتلیون سے دیکہو اوسکا مقام
اب تصور کا ہمارے دیدبان پیدا ہوا

ہر نفس آتی ہے کانون مین جو آواز جرس
آج گجراتی امیر کاروان پیدا ہوا

آگیا چولن وچرا مین گنج مخفی جو نہان
سر ذات بیچگون کا رمزدان پیدا ہوا

سر باطن کی حقیقت پوچہتے اس پیر سے
یہ میان محمود اچہا غیب دان پیدا ہوا

شہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے نور سے
چشتیو اپنا چراغ خاندان پیدا ہوا

کیون نہ روشن ہو شبستان کمال الدین آج
اوسکے گہر مین آفتاب خاندان پیدا ہوا

عاشق خواجہ معین الدین مبارک ہو تجہے
پیر تیرا نور چشم خواجگان پیدا ہوا

جناب یوسف علی صاحب محمودی تخلص عزیز شاگرد جناب یاس

واہ کیا چشتی چراغ دودمان پیدا ہوا
راز پنہان تہا حقیقت مین عیان پیدا ہوا

پرتو انور سے اوسکے کیون نہ ہو روشن جہان
ذرہ پرور آفتاب مہربان پیدا ہوا

مظہر نور محمد ہے سراسر ذات شیخ
کعبۂ دل قبلہ گاہ انس و جان پیدا ہوا

کیون ہو اپنے نگین دل پہ کندہ نام پاک
حرز جان نقش کرم عالی نشان پیدا ہوا

کیون نہ وصف حضرت محمود مین کہو لون زبان
مدح خوانی کے لئے میرا دہان پیدا ہوا

دیدۂ دل کو جمال پاک اوسکا ہو عزیز
یوسف ثانی بیان مصر جان پیدا ہوا

جناب نواب میر جہانگیر علیخان بہادر محمودی تخلص کامل نبیرۂ صلابت جنگ مغفور مرحوم

فیضِ حق شامل ہوا اور اثبات پیدا ہوا
شاد ہو دل دستگیر بیکسان پیدا ہوا

ہر زبان پر ہر زمان واللہ جاری ہے درود
کیا اثر میرے قلم کے درمیان پیدا ہوا

شش جہت مین نور سے معمور ہے روز سعید
آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

روے دنیا سے ضلالت کم ہوئی یکبارگی
دیکہا سے پیرِ فلک کیسا جوان پیدا ہوا

تہا جو اسرار نہان کتم عدم سے یک بیک
مثل خورشید جہان بابِ امان پیدا ہوا

تہنیت مین ہر طرف صل علی کی دہوم ہے
اے خوشا بختِ رسا مہر جہان پیدا ہوا

دست پر کرتے ہین بیعت صاحبِ دست کرم
کیا ید اللہی کا عالم مین نشان پیدا ہوا

بہر گئی جسپر نظر وہ پاک عصیان سے ہوا
کیون نہو آرام جان جانِ جہان پیدا ہوا

کیون نہو اوسکی ثنا مین جزو کل اسواسطے
صفحہ ہستی پہ کلکِ دو زبان پیدا ہوا

ڈہونڈتے تہے ہم مکان ہاتہ پر ملتا نہ تہا
آج مدت مین نشان لامکان پیدا ہوا

آخرش محمود سے لفظ میان منسوب ہے
اسم ذاتی مین صفاتی کا میان پیدا ہوا

سایہ دامن مین اوسکے عافیت ہے ہر گھڑی
دیکھو تو کاکل پہ کیسا سائبان پیدا ہوا

جناب نواب میر محمود علیخان بہادر محمودی تخلص محمود نبیرۂ ہمایون جاہ مغفور رئیس حیدرآباد

خوب خورشید خاندان پیدا ہوا
آج محمود چراغِ چشتیان پیدا ہوا

ہو گیا روشن کہ انوار رسول اللہ سے | نور محمود مقام لامکان پیدا ہوا
واقف سر سبحانی عارف برہان دین | فخر دین فخر جہان فخر زمان پیدا ہوا
محرم راز خدا مقبول درگاہ رسول | صاحب عز و شرف جان جہان پیدا ہوا
مورد امانت نبی منظور درگاہ علی | شعشعۂ نور جہان سر جہان پیدا ہوا
کیا کہوں اوسکا شرف جسکا ہو ذرہ آفتاب | واہ کیا مہر کرامت آسمان پیدا ہوا

سنبلہ محمود ماہی کہ بہ فضل و کرم
پر تو احمد میان محمود جان پیدا ہوا

جناب محمد وزیرالدین صاحب محمودی چشتی خلف جناب حافظ منیرالدین صاحب قبلہ محمودی تخلص مہر شاگرد جناب شفیق صاحب کنتوری

ہو مبارک فخر دین فخر زمان پیدا ہوا | آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا
نسبت کیا رونق کون و مکان پیدا ہوا | سجدہ کرنے کو یہ اور ایک آستان پیدا ہوا
مرحبا کیا رہنمائے سالکان پیدا ہوا | حبذا کیا پیشوائے عارفان پیدا ہوا
ہر طرف ہے شور فخر دو جہان پیدا ہوا | آج کون ایسا مکین لامکان پیدا ہوا
یہ نہ سمجھے رونق ہندوستان پیدا ہوا | ملکہ یہ کہتے کہ فخر چشتیان پیدا ہوا
مہر کہتا ہے سرگروہ اتقیان پیدا ہوا | ماہ کہتا ہے کہ خورشید جہان پیدا ہوا
ہر طرف گردون پہ شور قدسیان پیدا ہوا | آپ کیا پیدا ہوئے سانشان پیدا ہوا
ذات اوس محبوب کی دنیا مین ہو فرد فرید | دین احمد کا معین قطب زمان پیدا ہوا
دور کر دیگا دلوں سے سب کے عصیان کا مرض | اے مریضو وہ مسیحائے زمان پیدا ہوا
نور آنکھوں کا جگر کا چین ہو دل کا قرار | روح کی تسکین اور آرام جان پیدا ہوا

ذات بھی محمود ہے وہ صاحب بھی محمود ہیں — عرش کہتے ہیں جنہیں وہ جہان پیدا ہوا
عالم بالا پہ جب تھا سیر کیا دل کا — جب زمین پر وہ شہنشاہ زمان پیدا ہوا
یاد کاکل میں دھوان نالوں کا میرے ہو گیا — گو زمین بھی حور کو ایک آسمان پیدا ہوا
لاکھ سمجھایا مگر کچھ بھی نہ سمجھا ادھر سے — وہ عیان پیدا ہوا لیکن نہان پیدا ہوا
چہچہے کرنے لگے خوش ہو کے مرغان چمن — باغ ہستی میں گل باغ جنان پیدا ہوا
اس قدر حیرت ہے [illegible] کہاں تھی — تیری آنکھوں میں کوئی گنج نہان پیدا ہوا
اُف رہی گرمی محبت وا رے سوز دروں — ہر بن مو سے میرے کیا کیا دھوان پیدا ہوا
جس نے دیکھا چہرۂ پر نور وہ کہنے لگا — سورۂ والشمس کا از بر نشان پیدا ہوا

عالم بالا سے مضمون کھینچ کر لایا ہے ذہن
مہر بھی روح القدس کا ہم زبان پیدا ہوا

جناب محمد رفیع الدین حسین صاحب مسعودی تخلص نفیس شاگرد جناب مجلی

آج وہ شب ہے کہ خسرو زمان پیدا ہوا — آج وہ شب ہے کہ خسرو صوفیان پیدا ہوا
آج وہ شب ہے کہ دل کا میہمان پیدا ہوا — آج وہ شب ہے کہ مہتاب جہان پیدا ہوا
شمس کہتا ہے کہ اپنا جان جان پیدا ہوا — مہر کہتا ہے کہ میرا مہربان پیدا ہوا
لو زمین کو بھی دماغ آسمان پیدا ہوا — آج خسرو زمین و آسمان پیدا ہوا
پوچھتا ہے آسمان جھک کر یہ ایک ایک سے — نام کیا ہے اوس بشر کا او کہاں پیدا ہوا
ایک مدت سے طبیعت کو تھا جسکا اشتیاق — مژدہ باد اے دل کہ وہ معجز بیان پیدا ہوا
دیکھتے ہیں سرو و شمشاد و صنوبر جسکی راہ — کونسا اس باغ دنیا میں جوان پیدا ہوا
ڈھونڈتے تھے جسکو تم اے ساکنان معرفت — شکر کی جا ہے وہ اب پیر مغان پیدا ہوا

دھوم تھی دنیا میں جسکی آمد آمد کی نفیس
مہر برج اوج زیر آسمان پیدا ہوا

جناب سید ثروت علی صاحب وکیل درجہ اول تخلص وکیل شاگرد جناب شیفتہ صاحب کنتوری

پھر زیارت کو گروہ قدسیان پیدا ہوا
جسطرح محشر میں محمودی نشان پیدا ہوا

واہ رے نازک بدن جب فرق گل پر سو گیا
جسم اقدس پر رگ گل کا نشان پیدا ہوا

بتکدوں سے نعرہ اللہ اکبر ہے بلند
اے برہمن ناسخ دین بتان پیدا ہوا

خادموں کو خلد میں گھر ملتے ہیں مرنے کے بعد
لیکہ جنت کی تمامی کعبیان پیدا ہوا

آپکے پردے کے لیے آنکھیں چھپانے کے لیے
خلق میں نیچے زمین کے آسمان پیدا ہوا

حضرت محمد [illegible] دم کریں کیونکر نہ فخر
فخر جن فخر ملک فخر زمان پیدا ہوا

حامی شرع محمد واقف اسرار غیب
رحمت حق رہنمائے انس و جان پیدا ہوا

جب ہوئے محبوب پیدا یہ فرشتے بول اٹھے
نائب ساقی کوثر بیگمان پیدا ہوا

کوئی کعبہ میں ہوا کوئی مدینہ میں ہوا
شکر اے گھر انتو تیرا اپنا یہان پیدا ہوا

پھر دوبارہ قم باذن اللہ کی آئی صدا
عیسیٰ ثانی نپے عمر روان پیدا ہوا

ایک مدت سے تھی جسکی منتظر چشم فلک
آج وہ ہی افتخار قدسیان پیدا ہوا

تھی عجب حیرت کہ وہ ہے کون جسکے واسطے
یہ زمین پیدا ہوئی یہ آسمان پیدا ہوا

خلق آدم سے محمد تک پیمبر سب ہوئے
پھر علی شافع ہر دو جہان پیدا ہوا

معدن علم و کرم اور منبع جود و سخا
نائب مرسل امام دو جہان پیدا ہوا

الغرض آخر میں فخر اولیا سے ذو الکرام
آج عسکر زمین و آسمان پیدا ہوا

اوسکے دولت کے لئے ساری خدائی تھی یہی
پھر ہجران پر کمیل ناتوان پیدا ہوا

واحد

آج وہ محمود زمین و آسمان پیدا ہوا — یا کوئی اللہ کا سر نہان پیدا ہوا
کفر کا فتوے مجھے دے تو مین منہ پر کہون — آج تن محمود مین ہو کر نہان پیدا ہوا
آپنے دکھلائی ہے سبکو صراط مستقیم — مقصد اللہ جو کچھ تھا نہان پیدا ہوا
ہوگیا دنیا مین جاری آپ سے عالم کا فیض — ذات باری کا جو تھا راز نہان پیدا ہوا
کہا سکے دیو کہا انوار یزد کا فرشتون نے کہا — تھا جو اک مدت سے پردہ مین نہان پیدا ہوا

دولت دیدار لو شوق سے دیکھو کمیل
جو کہ تھا معشوق پردہ مین نہان پیدا ہوا

حضرت جناب حافظ محمد منیر الدین صاحب قبلہ محمودی تخلص منیر
خلیفہ حضرت قبلہ عالم شیخ محمود میان صاحب قبلہ چشتی مد ظلہ العالی
و تلمیذ حضرت جناب شیفتہ صاحب کنتوری بانی جلسہ مجاہدہ

نعل فرشتون کا یہ فوق آسمان پیدا ہوا — مظہر سر الٰہی جان جان پیدا ہوا
کیا فقط پشت پناہ دوستان پیدا ہوا — غیر کہتے ہین محب دشمنان پیدا ہوا
نفس امارہ سے میرے یہ صدا آتی ہے آج — لو مبارک ہو شفیع عاصیان پیدا ہوا
قاف مین پریان تو حورین خلد مین کہتی ہین سب — آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا
یہ کرامت سے ہی کیا اوس ماہ انور کے ہے کم — روشنی اوسکی کہان ہے وہ کہان پیدا ہوا